عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۵ شمارہ ۳۰

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

سندھ سمال انڈسٹریز میں قادیانی افسروں کی شرارتیں

جناب احمد دیدات نے عیسائی پادری کو کیسے شکست دی؟

جھوٹے کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

تجھے اے صاحبِ ختمِ نبوت ﷺ ہم نہ بھولیں گے

عزیز دانش

ترا درسِ اخوت، فکرِ اُمت ہم نہ بھولیں گے
کبھی احسان اے تاجِ رسالت ﷺ ہم نہ بھولیں گے

زن و مال و حکومت کے تحائف تو نے ٹھکرائے
خدا کی راہ میں یہ استقامت ہم نہ بھولیں گے

حرا کی غار، خندق کی صعوبت، بدر کا میدان
تری قربانیاں اے جانِ راحت ہم نہ بھولیں گے

ترے ساتھی لٹائے جا رہے تھے سرخ شعلوں پر
وہ ساعت یاد ہے ہم کو وہ ساعت ہم نہ بھولیں گے

لہو میں جوش آجاتا ہے ذکرِ جورِ طائف سے
مگر اے داعیِ حق تیری شفقت ہم نہ بھولیں گے

مسلح دشمنوں نے تیرے کاشانے کو گھیرا تھا
وہ دہشت ناک تیری شامِ ہجرت ہم نہ بھولیں گے

سچائی کے گلستاں کو لہو سے سینچنے والے
ترے دندانِ اقدس کی شہادت ہم نہ بھولیں گے

برائی پر بھلائی اور مظالم پر دعائیں دیے
تری یہ شانِ تبلیغ و اشاعت ہم نہ بھولیں گے

کھجوروں کی غذا، خاشاک کا گھر، ٹاٹ کا بستر
یہ تیرا اسوۂ صبر و قناعت ہم نہ بھولیں گے

بالآخر تو نے بطحیٰ سے جہاں داروں کو للکارا
یہ تیرا عزم، یہ ترتیبِ دعوت ہم نہ بھولیں گے

سہیں گے زحمتِ زنداں، چڑھیں گے دار پر لیکن
تجھے اے صاحبِ ختمِ نبوت ہم نہ بھولیں گے

زمانے کی ہر اک شے کو بھلا دیں گے مگر دانشؔ
رسول اللہ ﷺ کے فرمان و سنت ہم نہ بھولیں گے

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۳۰ ربیع الثانی تا ۳ جمادی الاول ۱۴۰۷ھ مطابق ۲ تا ۵ جنوری ۱۹۸۷ء | شمارہ ۳۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۹۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان، ملائیشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فجی، نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھنگ / کبیر والا	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد روڈ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب تنگوی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد طفیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف جاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا — طابع: کلیم الحسن نقوی — مطبع: انجمن پریس — مقام اشاعت: ۳۰/- رائے سارہ سینٹر ایم اے جناح روڈ کراچی

اخبار ختم نبوت

قادیانی جوائنٹ لیبر ویلفیئر کو تبدیل کیا جائے

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ اجلاس پاکستان کے مشہور عالم دین مولانا محمد شریف ولد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ یار خان کے برادر اکبر، مجلس رحیم یار خان کے کارکن مولانا عبدالصبور خان صاحب کے والد محترم کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ خداوند قدوس مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ● یہ اجلاس عباسیہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر "محمد زبیر" کی مرزائیت نوازی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے محکمہ تعلیم کے افسران بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہیڈ ماسٹر مذکور مشہور قادیانی ٹیچر عبداللطیف اعوان بشیر احمد کا سرپرست ہے۔ اور مرزائیت نوازی میں اپنا جواب نہیں رکھتا لہٰذا ہیڈ ماسٹر مذکور سمیت دو قادیانی ٹیچروں کو عباسیہ ہائی اسکول سے فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ نیز اگر مرزا الدین ٹیچر کو عنوان امتحانات مقرر کیا گیا تو ہیڈ ماسٹر مذکور کے خلاف بہاولپور کے نوجوان کارروائی کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جس کی ذمہ داری محکمہ تعلیم اور ہیڈ ماسٹر پر عائد ہوگی ● یہ اجلاس انجمن فلاح مزدوران بہاولپور کی قرارداد کی پرزور تائید کرتا ہے جس میں مرزائی جوائنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر عبدالوہاب کے تبادلے کا مطالبہ کیا گیا ہے کیونکہ ڈائریکٹر مذکور کی سرگرمیاں مزدوروں کو آپس میں لڑانے انہیں بے روزگار کرنے، ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی کرانے میں مصروف ہو رہی ہیں جس سے مزدوروں میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔ قبل اس کے کوئی لاقانونیت پھیلے اسے فوراً معطل کرکے اس کے خلاف انکوائری کی جائے۔

مولانا منظور الحسن شاہ ہمدانی کی وفات پر اظہار تعزیت

مجلس تحفظ ختم نبوت ونڈ کجیل کا اجلاس زیر صدارت مولانا مظفر اقبال قریشی منعقد ہوا۔ اجلاس میں قاری سید محمد شاہ نے مبلغ ختم نبوت مولانا منظور الحسن ہمدانی کی غنڈوں کے ہاتھوں شہادت پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا اور ان کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دینے کا حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا۔ مولانا کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی ان کی خدمات جلیلہ پر انہیں خراج تحسین پیش کی اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی اجلاس کے آخر میں مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے مختصر خطاب فرمایا اور حضرت الامیر مولانا محمد مظفر اقبال قریشی کی دعا پر اجلاس ختم ہوگیا

موجودہ حالات میں قادیانی ٹولے کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے، مولانا الحسینی

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے سیکرٹری اطلاعات مولانا منظور احمد الحسینی نے سانحہ کراچی کے اسباب کا ذمہ دار قادیانی جماعت کو قرار دیتے ہوئے کہا کہ کچھ عرصہ قبل قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے پاکستان میں خانہ جنگی پیدا کرنے کی دھمکی دی تھی اس کے کچھ عرصہ بعد ملک کے مختلف حصوں میں یہ صورت حال پیدا ہوئی۔ مختلف علاقوں میں نامعلوم افراد کا گاڑیوں پر سوار ہو کر آنا، بے گناہ افراد کو گولیوں کا نشانہ بنانا اور املاک نذر آتش کرنا کسی محب وطن پاکستانی کا کام نہیں ہو سکتا۔ فسادات کی تحقیقات کرنے والے اداروں کو قادیانی ٹولے کی سرگرمیوں کو اپنی تفتیش کے دائرے میں شامل کرنا چاہیے تاکہ اصل صورت حال اور حقائق منظر عام پر آسکیں۔

ایس ایچ او کو تبدیل کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چک ۲۰۸ ر ب سہ شمیر روڈ میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مؤثر کارروائی کی جائے اور مرزائیوں کے لئے الگ قبرستان کی جلد از جلد نشاندہی کی جائے انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے قادیانی اس چک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کی مسلسل خلاف ورزی کرتے چلے آ رہے ہیں اور قانونی کارروائی کے باوجود اسلام دشمن سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کی توہین کرتے ہوئے اپنی عبادت گاہ پر لکھے ہیں اس ضمن میں انتظامیہ کی طرف سے کلمہ طیبہ دوبارہ لکھنے پر ۲۰ اکتوبر کو پانچ قادیانی غیر مسلموں کے خلاف تھانہ ٹھیکری والا میں مقدمہ نمبر ۲۷۹ درج کرکے ان کو گرفتار کرلیا اور متعلقہ تھانیدار نے قادیانیوں کی حمایت کرتے ہوئے زیر دفعہ ۲۹۸ سی کی بجائے ۲۹۸ ت پ FIR درج کی اور قادیانیوں نے علاقہ مجسٹریٹ اور جوڈیشل مجسٹریٹ کے علاوہ اپنی مرضی کے مجسٹریٹ سے ۳۰ اکتوبر کو اسی وقت ضمانتیں کرالی تھیں جس پر سخت احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ایف آئی آر میں دفعہ ۲۹۸ کے ساتھ سی کا اضافہ کرکے قادیانی ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور تھانیدار کو فوری تبدیل کیا جائے کلمہ طیبہ صاف کرنے کے بعد اگر پھر لکھا جائے تو قادیانی عبادت گاہ کو سیل کر دیا جائے اور ناجائز تعمیر ہونے کی وجہ سے اس غیر قانونی عبادت گاہ کو مسمار کیا جائے۔

میرا مرزائیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ محمد جمیل

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) محمد جمیل ساکن کوٹری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں محمد جمیل ولد علم دین قوم جٹ حال ساکن کوٹری ضلع دادو حلفاً اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ

اقرار کرتا ہوں کہ میرے والدین ربوہ ضلع جھنگ میں رہتے ہیں اور وہ قادیانی ہیں لیکن میں بحمد اللہ بچپن سے ہی مسلمان ہوں میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں نبوۃ کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے میں منکرین ختم نبوت کو کافر سمجھتا ہوں اور ہر اس شخص کو کافر سمجھتا ہوں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا آخری نبی نہ سمجھے۔ نیز میں مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام مدعیان نبوت کو جھوٹا اور کافر سمجھتا ہوں۔ میں مرزائیوں کے ہر دو گروہوں کو چاہے ان کا تعلق قادیانی گروپ سے ہو یا لاہوری گروپ سے، میں ان کو کافر و مرتد سمجھتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں محمد علی لاہوری نور الدین بشیر الدین مرزا ناصر مرزا طاہر سر ظفر اللہ چوہدری نعمت اللہ کو پکا کافر سمجھتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں مولانا منظور احمد بلوچ کے سامنے یہ عہد و اقرار کرتا ہوں کہ میں زندگی کے ہر موڑ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا وفادار رہوں اور میرا قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ رہے گا۔

مبلغین اسلام کی آمد پر دعوتِ استقبالیہ کی تقاریب

مجلس تحفظ ختم نبوت تونسہ پھل کے امیر مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحب نے دو مبلغوں کی جرمنی وغیرہ ممالک سے ایک سال بعد واپسی پر دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ علاقہ تونسہ پھل کے تین خوش نصیب افراد حضرت قاری محمد بشیر صاحب اور ملک امان صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب خاکی والے تبلیغی جماعت کے ساتھ ایک سال جرمنی وغیرہ ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیکر واپس آئے ہیں۔ ان حضرات کی آمد پر دینی اور تبلیغی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی بالخصوص حضرت مولانا قاری محمد بشیر صاحب کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا سید اسرار الحق شاہ اور حضرت مولانا قاری محمد شاہ نے استقبالیہ دیا۔ قاری محمد شاہ نے ان مبلغین اسلام کو بخیریت واپسی پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ آپ حضرات کا وجود ہمارے علاقہ کیلئے

نیک شگون ہے اس موقعہ پر ہاڑی میرا میں احباب کا اچھا اجتماع ہوگیا۔ مولانا محمد امیر خان صاحب مولانا عبدالقیوم صاحب خاکی قاری سید محمد شاہ صاحب اور گل اکرام سرحدی نے موقعہ کی مناسبت سے اظہار خیال کیا۔ میزبان حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی نے مبلغین اسلام کو مبارکباد پیش کی اور احباب کے اس عظیم اجتماع پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

ربوہ میں قادیانی آرڈی ننس پر عمل درآمد کرایا جائے

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد، مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات فیصل آباد مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے پیش نظر ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ کی حسب سابق اجازت نہ دی جائے اور ربوہ میں بھی قادیانی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے انہوں نے کہا کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لئے آرڈی ننس جاری کیا تھا جس میں قادیانیوں کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی عائد کر دی گئی تھی اور اس آرڈی ننس کو موجودہ اسمبلی نے تحفظ دے کر آئین کا حصہ بنا دیا ہے جس کی وجہ سے قادیانی ربوہ یا ملک کے کسی حصہ میں اپنا جلسہ یا اجتماع نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ ہیڈ آف ربوہ مرزا طاہر احمد آرڈی ننس کے نفاذ کے پانچ یوم بعد یکم مئی ۱۹۸۴ء کو ڈرامائی طور پر بھیس بدل کر لندن فرار ہو گیا تھا۔ اور قادیانی اپنا سالانہ جلسہ لندن میں منعقد کرتے ہیں اور ربوہ میں سالانہ جلسہ منعقد کرنے کا جعلی اعلان کر کے چندہ اکٹھا کرتے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی عبادت گاہوں کی شکل کی تبدیلی کی جائے۔

مولانا اللہ وسایا کے اعزاز میں استقبالیہ

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کے بیرونی تبلیغی دورہ سے واپسی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور نے مولانا کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں بھاری تعداد میں جماعتی کارکنوں، معززین شہر، تاجر، صحافی، وکلاء، علماء، طلباء نے شرکت کی۔ بعد ازاں مولانا نے جامع مسجد مچھلی بازار میں ایک عظیم اجتماع سے بھی خطاب فرمایا۔ مولانا کو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

دار العلوم صدیقیہ نیلور کا سنگ بنیاد

دار العلوم صدیقیہ نیلور کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر علماء کرام اور دینی درد رکھنے والے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحی صاحب گیر وال کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد بانی دار العلوم مولانا محمد مظفر اقبال قریشی نے دار العلوم کے قیام اس کی ضرورت و اہمیت پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے کہا کہ ہم انتہائی ناساعد حالات میں دار العلوم صدیقیہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ہم نے احباب کے تعاون سے یہاں تقریباً پانچ کنال اراضی دار العلوم کے نام پر حاصل کی ہے۔ اس میں ارکزیر صرف کر کے ایک پانی کا کنواں نکال دیا ہے اور آج ہم دار العلوم میں جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تیار ہیں اور آپ حضرات کو یہاں اسی لئے دعوت دی ہے۔ ہماری خوش بختی ہے کہ اس عظیم تاریخی اور مبارک تقریب میں حضرت پیر مولانا عبدالحی صاحب تشریف فرما ہیں اور حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب بھی ایک طویل علالت کے بعد ہماری خصوصی دعوت پر تشریف لائے ہیں۔ اب میں حضرت شاہ صاحب کو اس مبارک تقریب میں اظہار خیال کی دعوت

دیتا ہوں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد بانی دارالعلوم کا شکریہ ادا فرمایا کہ مجھے انہوں نے اس عظیم تاریخی تقریب میں اظہار خیال کی دعوت دی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ دارالعلوم دین کی چھاؤنی ہے ان کے بعد پیر طریقت الحاج مولانا عبدالحی صاحب گیروال نے حمد و ثنا کے بعد بانی دارالعلوم کی کوششوں کاوشوں لگن اور ولولہ کا مذاکرہ فرمایا اور خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا بعد ازاں آپ نے خادم دارالعلوم اور کارکنان دارالعلوم کو تین نصیحتیں فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کیا جائے کہ تقویٰ اور خشیت الٰہی کامیابی اور کا سرمایہ ہے۔ اور خدا کے انعامات پر ہم سب کو اور خصوصاً بانی دارالعلوم کو بار بار شکر ادا کرنا چاہیے تقویٰ اور شکر انعامات کے بعد خداوند کریم کی ذات پر توکل اور بھر پور بھروسہ کیا جائے توکل اختیار کیا جائے۔ اس کے بعد قاری سید محمد شاہ نے بھی مختصر خطاب کیا اور حاضرین کو دارالعلوم کی امداد کی طرف متوجہ کیا۔ الحمدللہ کہ موقعہ پر کافی رقم جمع ہو گئی اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جھوڑی والوں کی دعا پر یہ تقریب ختم ہو گئی بعد ازاں جامعہ صدیقیہ کی جامع مسجد کا سنگ بنیاد حضرت پیر مولانا عبدالحی صاحب مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب مولانا محمد مظفر اقبال صاحب اور دیگر حاضرین نے رکھا اس موقعہ پر مولانا عبدالقیوم صاحب جناب علی فرمان مولانا پیر عزیز الرحمٰن مولانا الٰہی بخش اکرام مرحوی اور دیگر معززین بھی موجود تھے سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد مظفر اقبال قریشی بانی دارالعلوم امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر کچھل نے ادا کئے۔

بقیہ: جھوٹے کا جنازہ

کے سپاہیوں کو آئندہ سیر صاحب نے سپاہی صرف اس غرض سے دیا گیا کہ وہ اپنی اپنی وردی کو درست کر لیں۔ اور لاہور کے زندہ دلوں نے نعرہ لگایا

”جھوٹے کا جنازہ کس شان سے نکلا“

یہ روایت بالکل صحیح ہے میں نے ایک ایسے بزرگ سے سُنی ہے جو اس پورے ڈرامے میں موجود تھے۔ اس کے بعد میں نے اس واقعہ کی کئی دوسرے آدمیوں سے تصدیق بھی کی۔

یورپ میں مسلمانوں نے قادیانیت کو ناک آؤٹ کر دیا

مجلس کے مبلغین کی مساعی پوری دنیا میں بارآور ثابت ہوں گی۔ مولانا اللہ وسایا

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ برِ اعظم یورپ میں قادیانیت دم توڑ رہی ہے۔ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں نے مرزائیوں کو ناک آؤٹ کر دیا ہے۔ اور یورپ میں ختم نبوت کا پھریرا لہرا دیا گیا ہے۔ وہ یہاں قصر ختم نبوت ماڈل ٹاؤن میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ اور بعد ازاں جامع مسجد مچھلی بازار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا سے مرزائیت کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دورہ برطانیہ، کینیڈا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک کے بہترین نتائج برآمد ہوئے ہیں آج برطانیہ کا مسلمان جاگ چکا ہے اور قادیانی برطانیہ میں کسی قسم کا کوئی کھلا اجتماع نہیں منعقد کر سکتے۔ مولانا عبدالشکور دین پوری نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس مشن کو لیکر پوری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ پاکستان کے بچے بچے کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ میں مولانا اللہ وسایا اور عالمی مجلس کے تمام مبلغین و قائدین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مولانا خان محمد کی قیادت پر مکمل اعتماد کرتا ہوں مولانا محمد یوسف نے کہا کہ قادیانیت کے ناسور کو ختم کرنا اور اس کا پیچھا و تعاقب تمام عالم اسلام کا فریضہ ہے۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مولانا اللہ وسایا کی خدمات پر انہیں شاندار خراج عقیدت پیش کیا اور توقع ظاہر کی کہ مجلس کے مبلغین کی مساعی پوری دنیا میں بارآور ثابت ہوں گی جلسہ سے حاجی سیف الرحمان، مولانا عبدالحکیم، مولانا محمد سعید عتیقی، قاضی احسان الرحمان حیدری کراڑوی نے بھی خطاب کیا جبکہ جلسہ کی صدارت مولانا فضل الرحمٰن اور استقبالیہ کی صدارت کے فرائض حاجی سیف الرحمٰن نے سرانجام دیئے۔

رانا ذوالفقار کونسلر کا ایثار، مجلس کو کورنگی دفتر کیلئے پلاٹ وقف کر دیا

سیمنٹ اور اینٹوں کا بندوبست ہو گیا۔ جلد تعمیر شروع ہو گی۔

کورنگی (نمائندہ ختم نبوت) دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کورنگی میں ایک اہم اجلاس ہوا جس میں رانا ذوالفقار کونسلر نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کورنگی کے لئے پلاٹ کے عطیہ کا اعلان کیا جس پر مولانا نذیر احمد خان بلوچ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کورنگی کے روح رواں الحاج محمد ریاض صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت کورنگی اور تمام اراکین مجلس خصوصاً مولانا محمود احمد صاحب، ڈاکٹر عبدالفتاح میمن، خان ظہور محمد خان شوکت علی مرزا حسین محمد اکرم صاحب، مسعود صاحب حافظ نور الدین صاحب، صوفی عبدالرحمٰن صاحب عبدالغفار صاحب محمد افسر خان صاحب، عبدالغفار صاحب شیخ جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوۃ نے رانا ذوالفقار صاحب کو اس کار خیر پر مبارک باد پیش کی۔ الحاج محمد ریاض صاحب صدر مجلس نے فرمایا کہ سیمنٹ اور اینٹوں کا بندوبست ہو چکا ہے چند روز میں دفتر کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔ اجلاس میں جن امور پر غور و خوض کیا وہ یہ ہیں عبدالغفار (نومسلم) (جو پہلے قادیانی تھا) جسکو دوبارہ جبراً قادیانی بنانے کے لئے چوہدری منظور قادیانی حال ساکن لطیف آباد حیدرآباد و سابق ماتلی ضلع بدین کی پولیس سے اس کے لڑکے محمد ناصر کو گرفتار کرایا پولیس کے اس ظالمانہ اقدام کی بھرپور مذمت کی گئی اور ایس پی صاحب ضلع بدین کا شکریہ ادا کیا گیا جن کو ان تمام حالات کی اطلاع مولانا نذیر احمد خان بلوچ نے فراہم کیں اور انہوں نے پولیس عملہ کو معطل کر دیا اور لڑکا حاضر کر دیا اجلاس میں حکومت پنجاب کو مبارک باد پیش کی گئی جس نے ربوہ کی قادیانیوں کی کانفرنس پر پابندی لگا دی۔

بہاولپور میں عظیم الشان سیرت اجتماعات

شیر جنگ مولانا حق نواز، مولانا قاری عبدالحئی، مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی اور دیگر علماء کی تقریریں

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس اہل سنت والجماعت بہاولپور کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر چار عظیم الشان اجتماعات منعقد ہوئے۔ پہلا پروگرام ۲۵ نومبر کو جامع مسجد الفردوس میں منعقد ہوا جس میں استاذ العلماء، مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی، مولانا حکیم محمد شریف، مولانا محمد سعید شفیق اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے مقدس موضوع پر خطاب فرمایا۔ دوسرا اجلاس جامع مدنی مسجد بیرون شکار پوری گیٹ میں منعقد ہوا۔ جس سے ملک کے نامور عالم دین اور خطیب مولانا قاری عبدالحئی عابد خلیفہ مجاز مولانا عبیداللہ صاحب انور لاہور، مولانا یار محمد عابد، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا جبکہ تلاوت کلام پاک بہاولپور کے نامور قاری "قاری ریاض احمد سعید" نے اپنی "لحن داؤدی" جیسی آواز میں کی اور مجمع کو محظوظ کیا مولانا قاری عبدالحئی عابد دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور میں تشریف لائے اور عالمی مجلس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر عالمی مجلس کی خدمات سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان کا بچہ بچہ اس مقدس مشن میں آپ کے شانہ بشانہ شریک ہے تیسری کانفرنس جامع مسجد الصادق میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا غلام مصطفےٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ نے کی۔ کانفرنس سے شیر جنگ مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا یار محمد عابد، مولانا غلام مصطفےٰ، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحبزادہ محمد یحییٰ امجد، مولانا عبدالقدیر، مولانا محمد سعید شفیق نے سیرت نبوی عظمت صحابہؓ اہل بیت کے عنوان پر خطاب کیا اجلاس رات گئے تک جاری رہا۔ قبل ازیں مولانا موصوف دفتر ختم نبوت میں بھی تشریف لائے۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاندار خدمات کو سراہا۔ اور اس توقع کا اظہار کیا کہ عالمی مجلس کے مبلغین اور رضا کار حضرت اقدس شیخ المشائخ مولانا خان محمد کندیاں کی قیادت باسعادت میں پوری دنیا سے مرزائیت کا نام ونشان تک مٹا دیں گے۔

قادیانی سلفی مل کراچی میں جمع ہونا شروع ہو گئے

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) مولانا نذیر احمد بلوچ نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوۃ حیدرآباد سے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ جب سے قادیانی چوہدری نعمت اللہ کو سلفی ٹیکسٹائل مل کراچی کا ڈائریکٹر بنایا گیا ہے اس دن سے چوہدری نعمت اللہ کی یہ کوشش ہے کہ سلفی مل کراچی کو ثانی ربوہ بنا دیا جائے چونکہ حیدرآباد اور کوٹری کی تمام ملوں میں اسکی سازشوں کو اور اس کی قادیانیت نوازی کو مجلس تحفظ ختم نبوۃ حیدرآباد نے ننگا کر دیا ہے اب چوہدری نعمت اللہ کی حیدرآباد اور کوٹری میں دال نہیں گلتی تو اس نے حیدرآباد کوٹری نوری آباد کے تمام قادیانیوں کو سلفی مل میں جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سلفی مل کراچی میں حال ہی میں مرزا طاہر کے بھائی مرزا رفیع کے داماد امجد قادیانی کو جنرل منیجر مقرر کیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر قادیانی جی ایم قادیانی ماتحت افسران قادیانی چوہدری نعمت اللہ کا پروگرام یہ ہے کہ ایک تو دونوں ہاتھوں سے مل مالکان کی جیبوں کو صاف کریں گے۔ اور دوسرا اگر کوئی قادیانی اجلاس کرنے کی ضرورت پیش آئی تو کسی دوسرے کو اطلاع دینے کی تکلیف نہیں ہوگی اور اس بہانے سے کہ مل کا اجلاس ہو رہا ہے اپنی تمام تر سرگرمیوں کو چھپایا اور خفیہ رکھا جا سکتا ہے۔ اور پھر اپنی تمام تر کارروائی سے مرزا طاہر کو لندن میں فون پر مطلع کیا جا سکتا ہے چونکہ محکمہ ٹیلیفون سندھ کا ڈائریکٹر ناصر قریشی قادیانی ہے اس کی معرفت ڈائریکٹ مرزا طاہر کو باخبر کرنے کے لئے یہ تمام تر پروگرام ہے چوہدری نعمت اللہ قادیانی کا میں اپنے اس اخباری بیان کے ذریعے حکومت سندھ اور سلفی مل کے مالکان سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ اس بدنام ترین قادیانی کو فی الفور مل سے نکال دیا جائے میں لانڈھی کے علماء حق سے اور خدام ختم نبوت سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اس قادیانی کی تمام تر سازشوں سے حکومت اور بھولے بھالے سلفی مل مزدوروں کو خبردار رکھا جائے کیونکہ یہ قادیانی پیسوں سے غریب مسلمانوں کا ایمان خریدتا ہے اس کی تمام سرگرمیوں سے مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کو مطلع کیا جائے۔

بقیہ از فضائل صدقات

ہیں اور ہر موقعہ پر نفس اور شیطان یہی خیال دل میں ڈالتے ہیں کہ یہ کوئی ضروری خرچ تو ہے نہیں اور اگر کوئی بہت ہی اہم کام ایسا بھی ہو جس میں خرچ کرنا بھی خیر ہے تو اکثر موجود نہیں ہوتا اور موجودگی میں بھی اپنی ضروریات سامنے آکر کم سے کم خرچ کرنے کو دل چاہتا ہے اور اگر مہینہ کے شروع ہی میں تنخواہ ملتے ہی ایک حصہ علیحدہ کر کے رکھ دیا جائے یا روزانہ تجارت کی آمدنی میں سے صدقہ کا ایک حصہ علیحدہ کر کے اس میں متعین مقدار ڈال دی جایا کرے کہ یہ صرف اللہ کے واسطے میں خرچ کرنا ہے۔ تو پھر خرچ کے وقت دل تنگی نہیں ہوتی کہ اس کو تو بہرحال وہ مقدار خرچ کرنا ہی ہے بڑا مجرب نسخہ ہے، جس کا دل چاہے کچھ روز تجربہ کر کے دیکھ لے۔

ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قریظہ کی طرف بھیجا اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں وہاں جا کر وہی عمل اختیار کروں جو بنی اسرائیل کا ایک نیک مرد کرتا تھا۔ کہ ایک تہائی صدقہ کر دوں اور ایک تہائی اسی میں چھوڑ دوں اور ایک تہائی ان کے پاس لے آؤں (کنز) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام بھی اس نسخہ پر عمل فرماتے تھے۔

قادیانیوں کو ٹورنامنٹ کی اجازت کس نے دی؟

روزنامہ جنگ لاہور نے خبر دی ہے کہ "ربوہ کے نزدیک دریائے چناب کے پل پر کشتی رانی کا ایک ٹورنامنٹ ۳ دسمبر تا ۵ دسمبر منعقد ہوگا اور اس ٹورنامنٹ میں بہت سی ٹیمیں شرکت کریں گی۔ سیکرٹری ٹورنامنٹ نے کشتی رانی سے دلچسپ رکھنے والے احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شامل ہوکر ٹورنامنٹ کی رونق کو بڑھائیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کریں۔" (جنگ لاہور ۳ دسمبر ۱۹۸۶ء)

دوسری خبر ہے

"مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ ربوہ نے اعلان کیا ہے کہ یکم دسمبر سے خلافت لائبریری ربوہ میں جرمن زبان سکھانے کے لئے ایک کلاس شروع کی جاچکی ہے یہ کلاس شام ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک ہوا کرے گی داخلہ کے لئے تعلیم اور عمر کی کوئی قید نہیں" (جنگ ایضاً)

(۱) یہ سطور شائع ہونے تک کشتی رانی کا مقابلہ ہوچکا ہوگا۔ ہم اس سلسلہ میں یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیانیوں کو ٹورنامنٹ کرانے کا کوئی شوق نہیں بلکہ اس قسم کے ٹورنامنٹوں سے ان کا مقصد قادیانیت کی تبلیغ اور ایڈورٹائز ہوا کرتا ہے۔ آج سے چند سال پہلے قادیانیوں نے متعدد ٹورنامنٹوں کا اعلان کیا تھا جس کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے مبلغ راہنما مولوی فقیر محمد صاحب کو ہوئی تو انہوں نے ارجنٹ تاروں اور اخباری بیانات کے ذریعہ حکمرانوں کو جھنجھوڑا اور انہیں یہ بتایا کہ ٹورنامنٹ کا مقصد قادیانیت کی تبلیغ یا تشہیر ہے۔ چنانچہ حکومت نے فوری طور پر ٹورنامنٹوں پر پابندی لگادی۔ اس کے بعد وہاں آج تک کوئی ٹورنامنٹ نہیں ہوسکا۔

اب ۳ دسمبر کو انہوں نے انتہائی رازدارانہ انداز میں کشتی رانی کا مقابلہ کرایا۔ قادیانی یہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی نوجوان نسل، کالج کے طلباء اور دیہاتی عوام کو کھیلوں سے دلچسپی ہوتی ہے کھیلوں کے مقابلے جہاں بھی ہوں وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ شوق کی انتہا ہے کہ جب ریڈیو ٹی وی سے کھیلوں کی کمنٹری نشر ہوتی ہے تو ہمارے نوجوان یا تو ٹی وی کے سامنے جھرمٹ مار کر بیٹھ جاتے ہیں یا دنیا ومافیہا سے بے خبر ہوکر کان سے ریڈیو لگالیتے ہیں۔ قادیانی اس شوق سے فائدہ اٹھانے کیلئے کھیلوں کے مقابلے رکھتے ہیں تاکہ انہیں اس بہانے ربوہ لایا جائے، اور انہیں قادیانیت کے دام میں پھانسا جائے۔ اور اپنی بناوٹی مہمان نوازی سے لطف اندوز کرکے انہیں ممنون احسان کیا جائے ایسے موقع پر نوجوان نسل کو جو دین سے پہلے ہی دور ہوتی جارہی ہے۔ مختلف قسم کے لالچ اور جھانسے دیئے جاتے ہیں جس سے وہ قادیانیت کے دام میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔

مذکورہ خبر میں سیکرٹری ٹورنامنٹ کی طرف سے عوام کو یہ درخواست کی گئی ہے کہ عوام اس ٹورنامنٹ کی رونق کو بڑھائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ قادیانیوں کی مسلح تنظیم "خدام الاحمدیہ" کے سیکرٹری ٹورنامنٹ کی طرف سے ہے لیکن اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ درخواست حکومت پنجاب کے سیکرٹری ٹورنامنٹ نے کی ہے۔ الفاظ کے دھوکے دینا یہ قادیانیوں کی پرانی عادت ہے جس گروہ نے قرآن وحدیث کے الفاظ میں دھوکہ دیکر مرزائے قادیان کی جھوٹی نبوت کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی ہو اس قسم کے دھوکے اور فریب دینا بعید نہیں۔ ہم حکومت پنجاب سے واضح الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ قادیانی اپنے سالانہ جلسے کے رک جانے کے بعد مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی تشہیر کے لئے اب عوامی دلچسپی سے فائدہ اٹھاکر کھیلوں کے ٹورنامنٹوں کا سہارا لینا چاہتے ہیں اس لئے ربوہ خصوصاً قادیانی تنظیموں کی طرف سے ہر قسم کے ٹورنامنٹوں پر پابندی لگائی جائے۔ ورنہ شمع ختم نبوت کے پروانے خود ایسے ٹورنامنٹوں کو رکنے پر مجبور ہوں گے۔

نیا دام لائے پُرانے شکاری

(۲) آج کل پاکستان میں بے روزگاری کا دور دورہ ہے خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوان لاکھوں کی تعداد میں بیروزگار ہیں انہیں جہاں سے بھی امید کی کرن نظر آتی ہے وہ حصول روزگار کے لئے دوڑتے رہتے ہیں خصوصاً بیرون ملک ملازمت کے خواہش مند ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کر کے ملازمت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت بھی لاکھوں کی تعداد میں پاکستانی بیرون ملک مقیم ہیں۔

ملک میں ایسی سینکڑوں ٹریول ایجنسیاں قائم ہیں جو بیرون ملک ملازمت کا جھانسہ دے کر ان سے دولت کی لوٹ کھسوٹ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں قادیانی گروہ سرفہرست ہے۔

پچھلے دنوں ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل نے کراچی میں ایک ایسے ہی قادیانی ادارے کا انکشاف کیا تھا کہ وہ بے روزگار نوجوانوں کو غیر ملکی زبان سکھانے کے علاوہ ٹیکنیکل تعلیم کے بہانے بھرتی کرتا ہے ان سے ہزاروں روپے وصول کرتا ہے بعد میں انہیں نوجوانوں کو قادیانی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر وہ نوجوان قادیانی بننے سے انکار کر دیتے ہیں تو انہیں مختلف مقدمات میں پھانس دیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ نوجوان ––

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

کا مصداق ہو جاتے ہیں۔

قادیانی گروہ نے ربوہ میں یکم دسمبر سے جرمن زبان سکھانے کے جس پروگرام کا اعلان کیا اس کا مقصد بھی یہی کچھ ہے۔

اس وقت ہماری اطلاع کے مطابق ہزاروں قادیانی جرمن پہنچ چکے ہیں جنہوں نے وہاں پاکستان اور یہاں کے عوام کی طرف سے ان پر کئے جانیوالے مظالم کی من گھڑت داستانیں سنا کر سیاسی پناہ حاصل کر رکھی ہے۔ علاوہ ازیں وہ قادیانی گوریلا تربیت بھی حاصل کر رہے ہیں۔ دولت سمیٹنے کے لئے پاکستان میں موجود قادیانی بے روزگار مسلم نوجوانوں کو جرمن جانے کی نہ صرف ترغیب دیتے ہیں بلکہ ان سے ہزاروں روپے حاصل کر کے انہیں جرمن بھیج دیتے ہیں۔ جب وہاں پہنچ کر وہ قانون کی گرفت میں آتے ہیں تو انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ پاکستان میں ہونے والے مبینہ سیاسی ظلم پر ایک درخواست لکھیں اور سیاسی پناہ کی درخواست دیں۔ وہ مجبور ہو کر درخواست دے دیتے ہیں۔ اور وہاں سیاسی پناہ حاصل کر لیتے ہیں –– ربوہ میں جرمن زبان سکھانے کی کلاسیں لگانے کا مقصد بھی یہی ہے۔

حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کی اس قسم کی سرگرمیوں کا نوٹس لے اور انہیں غیر ملکی زبانیں سکھانے کے ادارے قائم کرنے کی اجازت نہ دے۔ اگر حکومت غیر ملکی زبانوں کو ملک کے لئے مفید سمجھتی ہے تو وہ خود ایسے ادارے قائم کرے۔

قادیانی کمانڈوز کا جلسہ

قادیانی کئی سال سے اپنا سالانہ جلسہ نہیں کر سکے جو ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر کو ہوا کرتا تھا اب انہوں نے اس کے متبادل لندن کے نزدیک قائم اپنے نئے مرکز نام نہاد اسلام آباد میں جلسہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم وہ ربوہ میں چھوٹے چھوٹے جلسے کرتے رہتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ قادیانی نوجوانوں کی مسلح تنظیم ہے جو فرقان فورس کی جگہ قائم کی گئی ہے۔ پچھلے دنوں اس نے ربوہ میں اپنا سالانہ جلسہ کیا۔ ہمیں حیرانی اس بات کی ہے کہ اس تنظیم کو جلسہ کرنے کی اجازت کس نے دی اور کیوں دی؟

قادیانی اپنے سالانہ جلسے کی بندش پر تو سیخ پا ہوتے ہیں لیکن سال بھر میں جو ان کے متعدد جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ وہ انہیں نظر نہیں آتے۔ اور پھر بھی یہ راگ الاپے چلے جا رہے ہیں کہ ہمیں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی اور ساتھ ہی یہ تاثر بھی دیتے ہیں کہ یہ اقلیتوں کے حقوق غصب کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ انہوں نے ابھی تک اپنے کو اقلیت تسلیم ہی نہیں کیا اور قانون بن جانے کے بعد بھی وہ خود کو مسلمان ہی ظاہر کر رہے ہیں۔

ممکن ہے کہ خدام کے جلسہ کا اوپر کی سطح پر علم نہ ہو بلکہ نیچے ہی نیچے افسران ضلع سے ملی بھگت کر کے انہوں نے جلسہ کی اجازت حاصل کر لی ہو۔ اس لئے حکومت پنجاب کو چاہئے کہ وہ اس بات کی تحقیق کرے کہ جلسہ کرنے کی اجازت کس نے دی تھی؟ جس نے بھی دی ہو اس افسر کو فوراً وہاں سے تبدیل کیا جائے۔ کیونکہ وہ سالانہ جلسہ کرنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے ہمیں امید ہے کہ حکومت پنجاب اس سلسلہ میں لیت و لعل سے کام نہیں لے گی اور اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ دے گی۔

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذلك السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمك قال فلان الاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ ویقول اسق حدیقۃ فلان لاسمك فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی مایخرج منھا فاتصدق بثلثہ واکل انا وعیالی ثلثا و اردفیھا ثلثہ (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا، اس نے ایک بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے، اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں خوب پانی برسا اور وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلنے لگا۔ یہ شخص جس نے آواز سنی تھی اس پانی کے پیچھے چل دیا۔ وہ پانی ایک جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا اپنے بیلچے سے اپنے باغ میں پانی پھیر رہا تھا۔ اس نے باغ والے سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں دریافت کیا؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی آرہا ہے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے اور تمہارا نام بادل میں سنا تھا تم اس باغ میں کیا کام ایسا کرتے ہو (جس کی وجہ سے بادل کو یہ حکم ہوا کہ اس کے باغ کو پانی دو) باغ والے نے کہا کہ جب تم نے یہ سب کہا تو مجھے بھی کہنا پڑا، میں اس کے اندر جو کچھ ہوتا ہے اس کو دیکھتا ہوں اور اس کے تین حصے کرتا ہوں) ایک حصہ یعنی تہائی تو فوراً اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اسی باغ کی ضروریات میں لگا دیتا ہوں۔"

فائدہ: کس قدر برکت ہے اللہ کے نام پر صرف ایک تہائی آمدنی خرچ کرنے کی، کہ پردۂ غیب سے ان کے باغ کی پرورش کے سامان ہوتے ہیں، اور کھلی مثال ہے اس مضمون کی جو پہلی حدیث میں گذرا کہ صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا کہ باغ کی ایک تہائی پیداوار صدقہ کی تھی اور تمام باغ کے دوبارہ پھل لانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

اس حدیث شریف سے ایک بہترین سبق اور بھی حاصل ہوتا ہے وہ یہ کہ آدمی کو اپنی آمدنی کا کچھ حصہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے لیے متعین کر لینا زیادہ مفید ہے اور تجربہ بھی یہی ہے کہ اگر آدمی یہ طے کر لے کہ اتنی مقدار اللہ کے راستہ میں خرچ کرنی ہے پھر خیر کے مصارف اور خرچ کرنے کے مواقع بہت ملتے رہتے ہیں۔ اور اگر یہ خیال کرے کہ جب کوئی کار خیر ہوگا، اس وقت دیکھا جائے گا۔ اول تو کار خیر ایسی حالت میں بہت کم کچھ میسر آتے

باقی ص پر

اسلامی وعصری تعلیمات کا منفرد ادارہ

جامعہ حنفیہ بورے والا

دینی و دنیوی تعلیم کا مجمع البحرین!

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے جس میں خالص دینی تعلیم کے ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں کا لحاظ اور نسل نو کو عصری فنون یعنی انگریزی، حساب، سائنس کی تعلیم کا انتظام بھی ہو، الحمد للہ اس مقصد کیلئے جامعہ حنفیہ کا اجراء اور مخلص محنتی عملہ کا تقرر ہو چکا ہے۔ جامعہ میں درس نظامی کا پانچ سالہ نصاب ہوگا۔ سال اوّل میں ابتدائی عربی کے ساتھ چھٹی جماعت کا کورس اور پانچویں سال میں مشکوۃ شریف کے ساتھ دسویں جماعت کا کورس ہوگا۔

علوم دینیہ کیلئے استاذ العلماء حضرت مولانا مختار احمد صاحب سابق استاذ جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور عصری علوم کیلئے پروفیسرز اور ٹیچرز کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اصحاب خیر سے تعاون کی اپیل ہے (نوٹ) داخلہ ۱۰ صفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء سے شروع ہوگا اور تعلیم یکم ربیع الاول ۱۴۰۷ھ سے شروع ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محمد طیب خادم جامعہ حنفیہ

نزد ریونیو آفس واپڈا۔ سول کالونی بورے والا ضلع وہاڑی۔

جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اقبال، حیدرآباد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی طرح جمیل وجلیل اور دلکش نظرافروز تھی۔ آپ کا ارشاد ہے "انبیاء صورت اور سیرت دونوں لحاظ سے حسین تھے چنانچہ حضرت قتادہؓ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی مبعوث کیا وہ خوبصورت اور اس کی آواز حسین تھی یہاں تک کہ تمہارے نبی کو بھی حسن صورت اور حسنِ آواز دے کر مبعوث کیا۔

حضرت جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے۔

"حمد وثنا میرے صرف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے میرے خلق یعنی ہیئت وصورت اور قد وقامت کو اور میرے خُلق یعنی سرشت اور عادات وخصائل کو حسین بنایا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اگر زلیخا کی سہیلیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن وجمال کو دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کی بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں (شرح شمائل ترمذی)

حضرت سیدنا براء ابن عازبؓ فرماتے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی (مشکوٰۃ) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خوبصورت تھے کہ گویا چاندی سے آپؐ کا بدن ڈھالا گیا ہو۔

مرض الموت میں دوشنبہ کے دن نماز صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پردہ اُٹھایا جو حجرہ عائشہ صدیقہؓ اور مسجد طیبہ کے درمیان پڑا ہوا تھا اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ جمال اقدس کے اس آخری نظارہ اور رُخِ انور کی اس آخری زیارت سے صحابہ کرامؓ کو وہ فرحت انبساط نصیب ہُوا اور فرط مسرت سے وہ اس قدر بے خود ہو گئے کہ قریب تھا نمازیں توڑ دیں۔ صحیح بخاری کی کتاب الاذان میں حضرت انسؓ سے یہ الفاظ مروی ہیں

• گویا حضور کا چہرہ اقدس قرآن کا ورق تھا۔ پھر حضورؐ نے تبسم فرمایا تو ہم نے سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی خوشی سے ہماری نمازیں ٹوٹ جائیں گی ـــــ اسی باب میں اس سے اگلی روایت میں حضرت انسؓ ہی سے مروی ہے کہ حضورؐ تین دن تک باہر تشریف نہیں لائے (چوتھے دن) نماز کھڑی ہو چکی تھی۔ حضورؐ نے پردہ اٹھایا جب حضورؐ کا چہرہ مبارک ظاہر ہوا ہم نے کبھی کوئی منظر ایسا نہیں دیکھا جو ہمیں اس سے زیادہ پسندیدہ ہو جتنا نظارہ جمال چہرہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ کاروانِ تجارت کے ساتھ شام جانے لگے آپؐ کا سن مبارک ۲۴ برس کے لگ بھگ تھا اہل مکہ قافلے کو الوداع کہنے کے لئے میدان میں جمع تھے آپؐ کو دیکھ کر آپؐ کے چچا حضرت عباس نے فی البدیہہ شعر کہے ان میں سے ایک شعر کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

ے اے آفتاب بدرِ منیر کو اپنے جمال اجلال سے شرمندہ کرنے والے
تو جب مسکراتا ہے تو برق سی لہرا جاتی ہے

آپؐ بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ اگلوں اور پچھلوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند خوبصورت کوئی بھی نہ تھا۔

باقی صفحہ ۱۲ پر

حاصل مطالعہ

ذرا ٹھہریئے

محمد عبدالستار واحدی

کوئی بات یا کوئی کام دل میں آتے ہی نہ کر ڈالئے بلکہ پہلے سوچ لیا جائے کہ یہ کام حق تعالیٰ کے حکم کے خلاف تو نہیں۔ اوّل اوّل ذرا دشواری ہوگی مگر تھوڑے دنوں میں عادت ہو جائے گی۔ اس کا ہر کام میں خیال رکھئے۔ یہاں تک کہ یہ حال ہو جائے کہ بات منہ سے نکالنی چاہی مگر رک گئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے اور نفس کی خواہش کیا ہے؟ جس بات میں نفس کی خواہش پائی اس کو زبان سے نہ نکالو نہ اس پر عمل کرو۔ رہی یہ بات کہ ہمیں حق تعالیٰ کے حکم اور نفس کی خواہش میں تمیز کیسے ہوگی۔ تو اس کی بابت یہ عرض ہے کہ اس کے لئے علم دین کی ضرورت ہے۔ تھوڑا علم ضرور چاہیئے اگر کتاب نہیں پڑھ سکتے تو کسی سے پوچھ لیا کرو۔

چند روز یہی عادت ڈالو اس سے کسی قدر آپ کے بولنے اور کھانے میں کمی ہوگی۔ مگر جس وقت مزہ اس کا حاصل ہوگا تو آپ اس تھوڑے کو بہت سمجھیں گے۔ اچھا چیز تھوڑی بھی بہتر ہے اس سے کہ بُری ہو اور بہت ہو۔ غلیظ کتنی ہی ہو۔ عطر ایک پھریری بھر اس کو ترجیح نہیں ہو سکتی۔ جب عادت میں مزہ آنے لگتا ہے تو گناہ کی نفرت دل میں بیٹھ جاتی ہے۔ پھر گناہ کرنا اس سے زیادہ دشوار لگتا ہے۔ جیسے پہلے عبادت کرنا دشوار تھا اور اگر اتفاق سے گناہ ہو بھی جائے تو طبیعت سُست رہتی ہے۔ اور کسی طرح چین نہیں آتا تاوقتیکہ استغفار نہ کرے۔

(حکیم الامت حضرت تھانویؒ)

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے ایمان افروز واقعات

ایک مسافر بس کا دلچسپ واقعہ

مولانا رحیم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مظفر نگر سے بذریعہ لاری (بس) کھتولی جا رہا تھا اس میں حضرت مدنیؒ بھی تشریف فرما تھے۔ لاری میں چوبیس سیٹیں تھیں، لیکن سواریاں چھتیس تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جگہ پولیس نے گاڑی روک لی۔ ڈرائیور نے کہا بھی کہ اب جانے دیجئے۔ مگر پولیس والے نے اصرار کیا کہ جب تک گاڑی چیک نہ کر لوں جانے نہ دوں گا کیونکہ گاڑی میں سواریاں مقررہ تعداد سے زیادہ ہیں۔ بہرحال وہ اندر آیا اور اس نے سواریاں شمار کیں تو چوبیس ہی سواریوں کی تعداد پوری ہوئی۔ غرضیکہ ہر طرف سے اس نے شمار کیا لیکن سواریوں کی تعداد چوبیس سے زیادہ گنتی میں نہ آسکی۔ حالانکہ مسافر چھتیس ہی تھے۔ بالآخر تھک ہار کر اس نے گاڑی چھوڑ دی۔

شاگرد کی خدمت

اسارت کراچی کے زمانہ میں مشہور لیڈر مولانا محمد علی جوہر صاحب حضرت مدنی سے تفسیر قرآن کریم پڑھتے تھے۔ اور حضرت کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ اس کے باوجود حضرت شیخ میں خدمت خلق کا جو بے پناہ جذبہ تھا اس کا اندازہ صرف اس واقعہ سے ہوتا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب کو کثرت بول کا عارضہ تھا جس کی بنا پر آپ نے پیشاب کے لئے برتن اپنے کمرے میں رکھوا لیا تھا یہ برتن اکثر و بیشتر پیشاب سے بھرا رہتا تھا۔ لیکن مولانا محمد علی صاحب جب علی الصباح بیدار ہوتے تو وہ پیشاب سے خالی اور دھلا ہوا صاف ستھرا نظر آتا کافی عرصہ کے بعد تک یہ معمہ ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ اتفاق سے ایک رات میں عین اسی وقت آنکھ کھل گئی جبکہ حضرت مدنیؒ اس برتن کو صاف کرنے کی غرض سے لے جا رہے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ مخدوم جہاں خادم بنے ہوئے ہیں۔

وفات مدنیؒ سے پھول بھی کملا گئے!

دارالعلوم دیوبند کے ایک طالب علم نے حضرت کی خدمت

حسن معاویہ بلوچ

میں چمپا کے پھول پیش کیے بوتل میں پانی بھر کر پھول اس میں ڈال دیئے گئے۔ اس طرح چمپا کے پھول چار ماہ تک مرجھائے نہیں۔ اور خوشنما بھی ہوتے تھے اور فرمایا کہ یہ بوتل ان کے کمرے میں میز پر رکھ دی جائے اس طرح یہ پھول چار ماہ تین سال تین ماہ تر و تازہ رہے لیکن ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کے حادثہ یعنی وفات شیخ مدنی کی وہ تاب نہ لاسکے اور ان کی تازگی دفعتاً ختم ہوگئی۔ سارے پھول اس طرح سیاہ ہوگئے کہ پانی میں بھی سیاہی کا اثر آگیا۔

تالاب کی مچھلیاں کنارے پر آگئیں

ایک مرتبہ حضرت مدنیؒ نے ایک تالاب کے کنارے فضیلت ذکر پر تقریر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ دریا کی مچھلیاں تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتی ہیں۔ یہ فرمانا تھا کہ سیکڑوں آدمیوں نے دیکھا کہ تالاب کی مچھلیاں تڑپ تڑپ کر کنارے پر آنے لگیں!

ہمیشہ یاد رکھنے والی شخصیت

زبانوں پر ذکر و تسبیح، آنکھوں میں شب بیداری کے آثار، پیشانیوں پر سجدہ کے نشان، لباس سفر کے گرد و غبار میں اٹا ہوا۔ کاندھوں پہ بستر اور ہاتھوں میں ضروری سامان، ایسے لوگوں پر مشتمل قافلے قریہ قریہ شہر شہر تبلیغی گشت کرتے اکثر نظر آتے ہیں۔ تبلیغ دین کی یہ دولت جس مرد حق کی جانفشانیوں اور محنت کا ثمر ہے۔ انہیں حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے یاد کیا جاتا ہے۔

از: حاجی میرداد عباسی
موضع کھوکھر ایبٹ آباد

"دارالاولاد"
بچوں کا گھر

معذور، یتیم اور بے سہارا بچوں کے لئے گھریلو طرز پر ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جہاں ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت اور معاشی کفالت کے لئے ہنر کی سکھلائی کا بہترین انتظام ہے۔ اس سلسلہ میں ہر قسم کے اخراجات ادارہ برداشت کرے گا۔

ایسے بچوں کو ادارہ میں داخل کرا کر پاکستان واپس کر کے عنداللہ ماجور اور عندالادارہ مشکور ہوں۔

—— الداعی الی الخیر ——

محمد عبدالواسع عتیقی
دارالاولاد بچوں کا گھر،
خانقاہ قدوسیہ، موضع گلزارپور، دنیاپور روڈ، ملتان
فون ۳۰۹۳۱/۳۱۸۰۰ ۷۲۳۲۸۰/۳۲۷۶۲/
۳۳۹۲۸

تھوڑی دیر

اللہ والوں کی مجلس میں

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

(۱) ایک بزرگ خواجہ احمد جام صاحبؒ جو مستجاب الدعوات مشہور تھے۔ ایک عورت اپنا نابینا بچہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی حضرت اس بچے کے لیے دعا بھی فرمائیں اور اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیریں تاکہ اچھی ہو جائیں اس وقت خواجہ احمد جامؒ پر شانِ عبدیت اور انکساری کی حالت طاری تھی حضرت نے فرمایا بی بی میں اس قابل کہاں ہوں؟ یہ خداوندی شان اس عورت نے جب دوبارہ اور سہ بارہ اصرار کیا تو خواجہ احمد جامؒ وہاں سے اٹھ گئے اور جاتے جاتے یہ کہنے لگے کہ یہ کام تو حضرت عیسیٰؑ کا تھا وہ کوڑھیوں اور اندھوں کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو انہیں شفا مل جاتی میں اس قابل کہاں ہوں تھوڑی دور چلے تھے کہ دل میں اللہ کی طرف سے القاء ہوا موسیٰ اور عیسیٰ کی کیا مجال کہ ایسا خود کر لیتے وہ تو میرے حکم اور میری طاقت تھی ماکی کنیم، تو بھی واپس لوٹ اور اس بچے کے چہرے پر ہاتھ پھیر میں اس کو ٹھیک کر دوں گا۔

اس القاء اور الہام کی لذت تھی کہ حضرت خواجہ احمد جامؒ واپس پلٹے اور وہ بھی منہ سے کہتے آرہے ہیں کہ ماکی کنیم ماکی کنیم۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ منصور حلاج جو انا الحق کا نعرہ لگا رہے تھے اس کا مطلب بھی یہی تھا حضرت نانوتویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ بے وقوف لوگ تو ایسی باتیں سن کر سمجھتے ہیں کہ یہ طاقت اس بزرگ کی ہے وہ اپنے بارے میں ہی کہتا ہے حالاں کہ جو القاء یا الہام ان پر اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہ اس کو لذت اور سرور اور وجد میں آکر دہراتے ہیں کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہوتا ہے جیسے کوئی قوال جب اچھا یا عمدہ شعر ہو تو مزے لینے کے لیے بار بار دہراتا ہے

(۲) حضرت ذوالنون مصریؒ ایک دفعہ کشتی پر سوار تھے اور کشتی پر سوار دوسرے مسافر حضرت ذوالنون مصریؒ کو جانتے نہ تھے۔ اتفاقاً کسی آدمی کا موتی گم ہو گیا۔ اور انہوں نے حضرت ذوالنون مصریؒ پر غلط فہمی کی وجہ سے الزام لگایا حضرت ذوالنون نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یا الٰہی آپ جانتے ہیں کہ میں اس الزام اور اس بات سے بری ہوں۔ بس یہ کہنا تھا کہ ہزاروں مچھلیاں دریا پر تیرنے لگیں جن کے منہ میں ایک ایک موتی ہے حضرت ذوالنون نے ایک موتی لیا اور اس تاجر کو دے دیا جب کشتی والوں نے حضرت کی یہ کرامت دیکھی تو اپنی گستاخی پر ندامت ظاہر کی اور معافی مانگی۔ نون مچھلی کو کہتے ہیں۔ اسی نسبت سے حضرت ذوالنون کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

ولی کی کرامت برحق اور نبی کا معجزہ بھی برحق ہے۔ نہ تو نبی کا معجزہ اور نہ ولی کی کرامت ان کے اختیار میں ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہیں نبی کے ہاتھ پر اس کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے ظاہر فرما دیں اور جب چاہیں تو ولی کے ہاتھ پر کرامت ظاہر کر دیں ان کا اپنا فعل نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ جب بجلی ہوتی ہے تو پنکھا چلتا ہے لائٹ جلتی ہے اگر بجلی نہ ہو تو پنکھا نہیں چلتا اور لائٹ نہیں جلتی جب بجلی آ جائے گی تو بظاہر پنکھا چلتا نظر آتا ہے لیکن اس میں پنکھے کا کوئی کمال نہیں۔ اسی طرح جو بظاہر نبی یا ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ نہ تو نبی یا ولی کا اپنا فعل یا کمال ہے اور نہ ان کے اختیار میں ہی ہے طاقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اور ہاتھ نبی یا ولی کا ہوتا ہے اور جاہل عوام یہ سمجھ لیتے ہیں کہ شاید یہ نبی یا ولی کے اپنے اختیار یا فعل سے ظاہر ہوا ہے۔ حالاں کہ وہ صرف اور صرف اللہ کی طاقت ہوتی ہے اور نبی کی صداقت ظاہر کرنے کے لیے معجزہ دیا جاتا ہے۔

(۳) حضرت بایزید بسطامیؒ کو ان کے کسی مرید باصفا نے خواب اس وقت دیکھا جب وہ فوت ہو چکے تھے تو پوچھا حضرت کیسے گزری منکر و نکیر کے سوال جواب میں آپ نے کیا فرمایا۔ تو حضرت بسطامیؒ نے فرمایا کہ جب فرشتوں نے مجھ سے پوچھا "من ربک" تیرا رب کون ہے۔ تو میں نے انہیں کہا تمہارے اس سوال کا میرے جواب سے کچھ حاصل نہ ہوگا اگر میں کہہ دوں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور وہ میرا رب ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بندہ تسلیم نہ فرمائیں تو کیا حاصل اے فرشتو تم جا کر اللہ تعالیٰ سے پوچھو کہ بایزید آپ کا بندہ ہے کہ نہیں اگر وہ مجھے اپنا بندہ تسلیم فرما لیں تو بات بنتی ہے اور پھر میرا بیڑہ پار ہوگا ورنہ نہیں (تذکرۃ الاولیاء)

فائدہ: حضرات کہنے کو تو ہم سب کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں ہم اللہ کے بندے ہیں، اللہ ہمارا رب ہے مگر بات تو تب بنتی ہے جب اللہ بھی ہمیں اپنا بندہ مانیں اور ہم اس کے بندے بن کر دکھائیں۔

(۴) حضرت حاتم اصمؒ اس حد تک کریم تھے کہ ایک عورت آپ کی مجلس میں آئی اور وہ کوئی مسئلہ دریافت کر رہی تھی کہ اچانک اس کی ہوا خارج ہو گئی اور اس پر نہایت شرمندہ ہوئی حضرت حاتم نے فرمایا بی بی ذرا زور سے بات کریں میں بہرا ہوں مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دیتی حالاں کہ حضرت حاتم بہرے نہ تھے صرف اس وجہ سے فرمایا کہ تاکہ یہ عورت شرمندہ نہ ہو۔ اسی وجہ سے حضرت حاتم اصمؒ۔ اصمؒ کے نام سے مشہور ہو گئے اللہ والے ہمیشہ مخلوق خدا کی دلجوئی اور اشک شوئی ہی کرتے ہیں۔ وہ اپنے اخلاق کریمانہ سے مخلوق خدا کے دل جیت لیتے ہیں۔ وہ سختی کا جواب سختی سے نہیں دیتے برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں۔ وہ اس حدیث کا مصداق ہوتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جو اپنے ہاتھ اور زبان سے دوسرے کو محفوظ رکھے۔

(۵) مکہ شریف میں ایک دن حضرت ابراہیم ادھمؒ اور حضرت شفیق بلخیؒ اکٹھے ہوگئے حضرت شفیق بلخیؒ پوچھ بیٹھے کہ حضرت آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے اور گذران کیسے ہوتی ہے حضرت ابراہیم ادھمؒ نے کہا اگر کچھ کھانے کے لئے مل جائے تو خداوند قدوس کا شکر کرتے ہیں اور اگر نہ ملے تو صبر کر لیتے ہیں حضرت شفیق بلخیؒ نے یہ سُن کر فرمایا اس میں کیا کمال ہے یہ تو ہماری گلی کے کتے بھی کرتے ہیں حضرت ادھمؒ نے فرمایا کہ آپ کا کیا دستور ہے حضرت شفیق بلخیؒ نے فرمایا مجھے کوئی چیز مل جائے تو ایثار کرتا ہوں اور اگر نہ ملے تو صبر کا دامن تھام لیتا ہوں حضرت ابراہیم ادھمؒ اٹھے اور حضرت شفیق بلخی کا سر چوم لیا۔ اور فرمایا کہ یہ کمال ہے۔

(۶) حضرت ابوالحسن انطاکیؒ خراسان کے شہر رے میں قیام پذیر تھے کہ ایک دن رات کو تیس سے زائد مہمان آگئے روٹی تھوڑی تھی تیاری کا موقع نہ مل سکا جتنی روٹیاں موجود تھیں توڑ کر دستر خوان پر رکھ دیں اور پھیلا دیں سب کو دستر خوان پر بٹھا کر چراغ گل کر دیا۔ سب دستر خوان پر کھانا کھانے میں مشغول ہیں جب کافی وقت گزرا تو چراغ جلایا گیا۔ دستر خوان پر وہ سارے ٹکڑے جوں کے توں موجود ہیں دراصل سارے منہ تو چلاتے رہے لیکن کھانا کسی نے بھی نہیں کھایا یہی سوچا کہ میں نہیں کھاتا دوسرا تو کھا تا ہوگا اور وہ کھالے میری خیر ہے میں بھوکا ہی سوجاؤں گا تاکہ دوسرا سیر ہو جائے لیکن کھانا کسی نے بھی نہ کھایا۔ یہ تھا ایثار کہ ہر ایک نے جذبہ ایثار سے کام لیا۔ یہ تھے اللہ والے۔

بقیہ: مرجال مصطفےٰ

(نوٹ) آخر میں میں مرزائیوں کے گوش گزار کرتا ہوں کہ وہ اپنی عاقبت برباد نہ کریں وہ ایسے شخص کو "نبی" اور مجدد کیا کچھ مان رہے ہیں جو بد سیرت کے ساتھ بدصورت بھی تھا اللہ تعالیٰ فطرت کے مسخ ہونے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

قرآن مجید کی عظمت!

قرآن مجید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا جو کہ تقریباً ساڑھے تیئس سال کی مدت میں نازل ہوا۔

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طوی کی مقدس وادی میں ایک مبارک درخت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلام سنوایا تھا۔ کتنا خوش قسمت تھا وہ بے جان درخت جسکو حق تعالیٰ نے اپنا کلام سنوانے کے لئے بطور آلہ کے استعمال فرمایا جو بندہ اخلاص و عظمت اور احترام کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس کو اس وقت شجرہ موسوی والا یہ شرف نصیب ہوتا ہے۔

اللہ کے جس بندے کو اللہ کے کلام سے ایسا شغف ہو کہ دن رات اسی میں لگا رہے۔ یعنی کبھی تلاوت، کبھی اسکو یاد کرنے میں تدبر اور تفکر میں یا اس کے سیکھنے سکھانے میں اور قرآن پاک میں اس ہمہ وقتی مشغولیت کی وجہ سے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اس کی حمد و ثناء اور دعائیں کرنے کا موقع ہی اس کو نہ ملتا ہو تو وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ کچھ خسارے میں رہے گا۔ اور ذکر و دعا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی عطا فرماتا ہے وہ اس کو نہ پا سکے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ایسے بندوں کو میں اس سے زیادہ اور اس سے بہتر دوں گا جو ذکر کرنے والے اور دعائیں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔

قرآن مجید کو دوسرے تمام کلاموں پر ایسے ہی سبقت ہے جیسے اللہ کو اپنی مخلوق پر اب کون شخص ایسا ہوگا جو کہ آقا اور غلام کی نسبت کو نہ جانتا ہو۔ قرآن مجید کا پڑھنا اس دنیا میں ہی کام نہیں آئے گا بلکہ یہ آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حافظ کے والدین کے سروں پر ایسا تاج رکھے گا جس سے سورج کی روشنی بھی ماند پڑ جائے گی۔ اور حافظ سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا اور جس طرح دنیا میں پڑھتا تھا اسی طرح پڑھ اور جہاں قرآن ختم ہو جائے وہی تیری جنت ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ یہ اختیار بھی دے گا ایسے دس آدمیوں کو ساتھ لیکر جنت میں جا سکتا ہے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پر عمل کی توفیق بخشے (آمین)

سُچے موتی

۱۔ خداوند کا خوف دانش کی ابتداء ہے
۲۔ خدا پر توکل کر اور اپنی سمجھ پر تکیہ نہ کر۔
۳۔ جو لوگ احسان کے مستحق ہیں ان سے احسان کر
۴۔ اپنے ہمسایہ کے خلاف سازش نہ کر۔
۵۔ لوگوں سے بے سبب مت جھگڑو۔
۶۔ ظالموں کی راہوں میں سے کسی کو پسند نہ کر کیونکہ خداوند کو نفرت ہے۔
۷۔ گو بیگانہ عورت کے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے۔ لیکن اس کے پاؤں موت میں اترے ہوئے ہیں اور اس کے قدموں میں جہنم کھول رہا ہے۔
۸۔ خداوند ان چیزوں سے نفرت کرتا ہے۔
اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، خونی ہاتھ، سازشی دل، برائی کی طرف بڑھنے والے قدم، جھوٹا گواہ، اور فتنہ پرور آدمی۔ جو بھائیوں کو لڑاتا ہے۔

از: حاجی میرداد عباسی موضع کھوکر ایبٹ آباد

آپ کے مسائل

میّت کی طرف سے صدقہ

نذر محمد قریشی ——— جھنگ گراں

س: ہمارے علاقے میں اگر میت ہو جائے تو اس کے پیچھے جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ مسجد میں استعمال کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہم اس صدقے کو ضروریات مسجد میں خرچ کر سکتے ہیں۔

ج: اگر میت نے مسجد میں خرچ کرنے کی وصیت کی ہو یا اس کے وارث (بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ ہوں) خود میت کی طرف سے مسجد میں خرچ کرتے ہیں تو صحیح ہے، صدقہ جاریہ میں شمولیت ہے۔

وراثت کا مسئلہ

محمد یونس ——— کراچی

س: میرے سسر کا انتقال ہونے کے بعد انہوں نے اپنے ورثاء میں ایک بیوہ، تین لڑکے (جن میں سے ایک کا بعد میں انتقال ہو گیا لیکن انکی اولاد ہے) اور چھ لڑکیاں (جن میں ایک ہندوستانی شہریت رکھتی ہے) چھوڑی ہیں۔ ازراہ شریعت، ملکی قانون کی رو سے ورثا کے کتنے حصے بنتے ہیں اور آیا ہندوستانی شہریت رکھنے والی لڑکی پاکستان میں اپنا ورثہ لے سکتی ہے یا نہیں؟

ج: مرحوم کا ترکہ ۹۶ حصوں پر تقسیم ہوگا۔ بارہ حصے بیوہ کے ۱۴ ہر لڑکے کے اور ۷ حصے ہر لڑکی کے۔ جس لڑکے کا انتقال ہو گیا اس کا حصہ اس کے وارثوں کو دیا جائے گا جو لڑکی انڈیا میں ہے وہ بھی وارث ہوگی۔

س: میرے ماموں اور ممانی کا انتقال ہو گیا ان کے نام ایک جائیداد تھی لیکن وہ خود صاحب اولاد نہ تھے اور نہ ہی ان کے والدین زندہ تھے۔ میرے ماموں مرحوم کی ایک ہمشیرہ اور ان کے ایک بھائی زندہ تھے۔ بعد میں ان دونوں کا بھی انتقال ہو گیا۔ صاحب جائیداد مرنے والے ماموں صاحب کے حصہ میں بعد میں مرنے والے بھائی اور بہن کی اولاد ازروئے شریعت جائیداد میں وارث ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کتنی ہے؟

ج: آپ کے مرحوم ماموں کے ترکہ کے دو حصے ان کے بھائی کو ملے اور ایک بہن کو۔ ان کے بعد ان کی اولاد اسی تناسب سے وارث ہوگی۔

من گھڑت عقیدہ

پروین سلیم ——— کورنگی کراچی

س: میری ایک سہیلی جو کسی کے کہنے کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ کے دوران مختصر روزہ رکھتی ہیں، جس کی انہوں نے وجہ یہ بتائی کہ بعد مرنے کے فرشتے مردہ کو کوئی ایسی شے کھلائیں گے جو مردے کے لئے باعث عذاب ہوگی۔ جو شخص اس دوران روزہ رکھتا ہوگا وہ کھانے سے انکار کرے گا۔ کیا یہ مستقل روزہ شریعت کے مطابق جائز ہے۔

ج: عصر و مغرب کے درمیان روزہ رکھنا شریعت سے ثابت نہیں، اور جو وجہ بتائی ہے وہ بھی من گھڑت ہے ایسا عقیدہ رکھنا

لکھا ہے۔

انگریزی تہذیب سے بچنا ضروری ہے

ذکیہ محمد حسین ——— سعید آباد کراچی ۱۵

س: انگریزی زبان کو مذہب اسلام میں کیا حیثیت حاصل ہے۔ کیوں کہ ہمارے والدین اس زبان سے سخت نالاں ہیں اور اس کے سیکھنے کے حق میں نہیں ہیں۔ لیکن آج کل کے دور میں انگریزی سیکھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ لہٰذا آپ براہ مہربانی ہمیں بتائیں کہ مسلمانوں کے لئے انگریزی حاصل کرنا کیسا ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں کی زبان ہے۔ کیا مذہب اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم غیر مسلموں کی زبان سیکھیں

ج: انگریزی تعلیم سے اگر دین کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو حرام ہے۔ اگر دین کی حفاظت کے ساتھ دنیوی اور معاشی مقاصد کے لئے حاصل کی جائے تو مباح (جائز) ہے۔ اور اگر دینی مقاصد کے لئے ہو تو کار ثواب ہے۔ انگریزی زبان سیکھنے پر اعتراض نہیں۔ لیکن کیا موجودہ نظام تعلیم میں دین محفوظ رہ سکتا ہے؟ انگریزی سیکھے، انگریزی تہذیب نہ سیکھے تو کوئی مضائقہ نہیں

خاتم النبیینؐ کا مفہوم

شیخ عبدالماجد ——— حیدرآباد

س: ایک بزرگ نے خاتم النبیین یا لفظ خاتمیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اقتباس

" اسلام کو خاتم الادیان کا اور پیغمبر اسلام کو خاتم الانبیاء کا خطاب دیا گیا ہے۔ خاتمیت کے دو معنے ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ کوئی چیز ناقص اور غیر مکمل ہو اور وہ رفتہ رفتہ کامل ہو جائے دوسرے یہ کہ وہ چیز نہ افراط کی حد پر ہو، نہ تفریط کی حد پر بلکہ دونوں کے درمیان ہو جس کا نام اعتدال ہے۔ اسلام دونوں پہلوؤں سے خاتم الادیان ہے۔ اس میں کمال اور اعتدال دونوں پائے

باقی ص ۲۹ پر

بزمِ ختم نبوت

اور فتح اسلام کی ہوگی

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "ختم نبوت"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرصہ دو سال سے "ختم نبوت" کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ یقین جانئے کہ اس رسالے کے مطالعہ کرنے سے عقیدہ ختم نبوت مزید پختہ ہوگیا ہے۔ میں جس علاقے میں رہتا ہوں اس علاقے میں قادیانی کافی تعداد میں بسنا شروع ہوگئے ہیں۔ شروع میں صرف ۲ یا ۳ گھر تھے لیکن اب مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے اور یہ اپنا کاروبار بھی بہت وسیع کررہے ہیں۔ ایک بات بڑے افسوس سے لکھ رہا ہوں کہ ہمارے بعض اپنے مسلمان بھائی ان کی دوستی میں بندھے ہوئے ہیں اور تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں جبکہ قادیانیوں کی دوستی خنزیر کے ساتھ دوستی کے مترادف ہے۔ ہمارے یہاں ایک عالم دین جن کا نام مولانا عرفان قادری صاحب ہے جو مولانا احمد میاں حمادی صاحب کے دوستوں میں سے ہیں بڑی جانفشانی سے کام کررہے ہیں۔ بہرحال مجھ ناچیز سے اتنا ہوسکتا ہے کہ میں "ختم نبوت" رسالہ کا مطالعہ کرنے کے بعد دوسرے دوستوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ بہرحال قادیانیوں کا تعاقب جاری رہے گا اور فتح اسلام کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ "ختم نبوت" کے علماء دین کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

شوکت زماں بلدیہ ٹاؤن

حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا

محترم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! دو ہفتے سے مجھے ختم نبوت رسالہ مل رہا ہے۔ اس سے پہلے یہ رسالہ میں نے اپنے ایک دوست کے پاس پڑھا تھا۔ اس کو میرے خیال میں رسالہ نہیں بلکہ مکمل کتاب کہنا چاہیے جس میں حق و باطل کا وضاحت سے ذکر ہے۔ میں دسویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس رسالہ کو پڑھنے سے پہلے میرے ذہن میں قادیانیوں کے بارے میں قلیل معلومات تھیں۔ اب جب کہ میں اس کا قاری ہوں۔ مجھے قادیانیوں کے بارے میں تفصیلاً معلومات مل رہی ہیں۔ میری تو پروردگار سے یہی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ اور ہمیں اس میں کہی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ عبدالقیوم چوہدری تحصیل وزیرآباد)

تا قیامت سلامت رہو

مجاہدین ختم نبوت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! میں ختم نبوت رسالے کا باقاعدگی سے مطالعہ کر رہا ہوں مجھے اس رسالے سے بےحد محبت ہے ہمارے شہر خوشاب میں ختم نبوت کے بہت سے خریدار ہیں آپ کے اس رسالہ کے بعد سے اور ضلع خوشاب میں پرامن تحریک ختم نبوت کی وجہ سے ضلع خوشاب کے مسلمانوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگ اٹھی اور مرزائیوں و دشمنان دگستاخان رسول کے خلاف نفرت بھر گئی۔ آپ کا رسالہ ہمارے شہر کے گھر گھر پہنچ رہا ہے اس رسالے نے مسلمانوں کے ایمان تازہ کردیا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(قاری سعید احمد خوشاب)

ختم نبوت ایک معیاری جریدہ ہے

جناب ایڈیٹر صاحب، ہفت روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت ایک معیاری جریدہ ہے اور میں اس کا کئی ماہ سے خریدار ہوں۔ رسالہ بہت اچھا ہے مجھ کو بہت پسند آیا ہے۔ مرزائی ایک طرف کلمہ طیبہ کی توہین کررہے ہیں دوسری طرف قرآنی آیات میں تحریف کررہے ہیں۔ اسرائیل کے جاسوس، دوسری طرف روس کے تخریب کار مرزائی پاکستان اور اسلام کے دشمن ہیں انہوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی اور علیحدہ اسٹیٹ کا مطالبہ کیا تھا ختم نبوت کو اللہ تعالیٰ نے جو مقبولیت دی ہے یقیناً اس کے کارکنان کی محنت اور خلوص کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں جو بھی کام کررہے ہیں اللہ تعالیٰ انکی غیب سے مدد فرمائے، استقامت بخشے اور ختم نبوت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، کروڑ لعل عیسن ایک چھوٹا سا شہر ہے ہمیں ۱۰۰ کے قریب رسالے آرہے ہیں

(حافظ محمد ایوب جنرل سٹور کروڑ لعل عیسن)

ختم نبوت کیلئے قربانی

حیدرآباد: مرزائیوں کی دہشت گردی غنڈہ گردی اور مکاری اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ایک طرف تو وہ اپنے شہر میں اپنے آپ کو سب سے بڑی قوت تصور کرتا ہے اور غنڈہ گردی کرتا ہے۔ دوسری طرف کمال مکاری سے اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرکے یورپ میں خاص کر کے مغربی جرمنی میں پناہ حاصل کرتا ہے۔ اصل مقصد روزگار حاصل کرنا۔ روپیہ کمانا اور تبلیغ کرنا ہوتا ہے۔ ایک مرزائی کے بعد دیگرے دوسرے مرزائیوں کو بلاتا ہے۔

مسلمان اس وقت "بےحس" ہوچکا ہے اس کو عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے انجکشن لگانے کی ضرورت ہے۔ عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرزائی نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن آج حال یہ ہے کہ ایک وکیل ہے تو وہ بھی اپنے آپ اپنے پیشے پر اسلام کو قربان کرتا ہے حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسلام کے لئے اپنے آپ کو قربان کرے اپنے پیشے کو قربان کرے۔ ہر مسلمان کو خواہ کسی پیشہ سے تعلق رکھتا ہو ختم نبوت کیلئے ضرور قربانی دینی چاہیئے۔ آخرت میں یہی چیز کام آئے گی

(محمد اقبال حیدرآباد)

صدر ضیاء الحق کے نام کھلا خط

جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے آمین۔ رسالہ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے گزشتہ ہفتہ پاکستان ضیاء الحق صاحب کی لاہور میں یتیم خانہ (S.O.S) کی تقریر سنی۔ ان کی خدمت میں چند معروضات آپ کے رسالہ عالمی ختم نبوت کی وساطت سے عرض کرتا ہوں۔ جہاں صدر صاحب نے خدا تعالیٰ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند حوالے دیئے۔ انکی تقریر ایمان افروز تھی انہوں نے فرمایا کہ زندگی چند روزہ ہے۔ اصل زندگی وہ ہے جو بعد میں شروع ہونے والی ہے جس کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ لیکن صدر صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ کا فضل وکرم ہے جس کے صدقے آپ پر فضل وکرم ہے۔ تو ان کے عزت و ناموس کے قزاقوں کو آپ نے اعلیٰ مراتب کیوں دے رکھے ہیں؟ ان کو اتنی کھلی چھٹی کیوں دے رکھی ہے۔ جو لوگ آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوں۔ وہ کبھی بھی قوم وملک کے وفادار نہیں ہو سکتے۔

ختم نبوت کے پروانوں پر کبھی دن دھاڑے حملے ہوتے ہیں۔ کبھی قتل کی دھمکیاں دی جارہی ہیں تو کیا یہ امن پسند ہیں؟ مجھے افسوس ہے کہ جن کے صدقے آپ کو یہ درجہ ملا ہے۔ چند روزہ زندگی کے بعد آپ حضورؐ اور رب ذوالجلالؒ کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ زندگی، موت، عزت و ذلت کے فیصلے زمین پر نہیں۔ آسمانوں پر ہوتے ہیں۔ خدا نے آپ کو یہ موقعہ فراہم کیا ہے۔ تو ان مسیلمہ پنجاب قادیانی کے ریدوں کو اعلیٰ عہدوں سے باہر نکال دیجئے۔ ورنہ قیامت کے دن اس قہار وجبار کی عدالت میں خلاصی ناممکن ہوگی۔ آپ کے نوٹس میں ان جملہ افراد کی فہرست آگئی ہوگی۔ کہ فوج میں کتنے ہیں اور دیگر محکموں میں کتنے ہیں۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گنبد خضراء کے مکینوں کے دشمنوں کے ساتھ روا داری رکھنا۔ کھانا پینا سب حرام ہے مسیلمہ پنجاب نے اپنے مریدوں کے لئے جہاد حرام کیا ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا فرمان ہے کہ جہاد میں تمہارے لئے زندگی اور آخری خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

میں صدر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جہاں آپ دیگر امور پر توجہ دے رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ ان ظالموں کا مجلہ فتنہ اور جائیداد ضبط کی جائے۔ یا پھر راہ راست پر آجائیں یا اسی طرح مرتد رہیں۔

میں دکھی دل سے کہتا ہوں۔ کہ اگر آپ نے ناموس رسالت کے دشمنوں کو علیحدہ کر دیا۔ تو پھر آپ پر خدا کی طرف سے مزید انعامات کی بارش ہوگی۔ بحیثیت مسلمان میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ پاک آپ کو ثابت قدم فرمائے۔ آمین۔

؎ وہ تو دنیا تھی جہاں روک لیتے تھے زبان میری
یہ تو محشر ہے۔ جہاں سننا پڑے گی داستاں میری

شان وشوکت ختم نبوت زندہ باد تاجدار ختم نبوت زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔ والسلام

خادم ختم نبوت محمد صدیق اختر مانسہرہ (ہزارہ)

جھوٹے کا جنازہ تھا بڑی دھوم سے نکلا!

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ بڑے زور شور سے کیا۔ اور خوب اشتہار بازی کی اس اشتہار بازی میں برطانوی حکومت کا ہاتھ تھا مرزا کی جھوٹی نبوت کا مقابلہ کرنے کے لئے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم آگے بڑھے۔ مختلف جگہوں پر مناظرے ہوئے۔ آخر کار مرزا قادیانی زچ ہو گیا اور اعلان کیا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہو گا وہ ایک سال کے اندر اندر مر جائے گا۔ اس پیش گوئی کی بڑی تشہیر ہوئی۔

کرنا خدا کا یہ ہوا کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری تو تشکیل پاکستان تک زندہ رہے اور مرزا کی جھوٹی نبوت کا بین ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اسی ایک سال کے اندر اندر اس طرح فوت ہوا کہ گندی ذہنیت کا ثبوت پیچھے چھوڑ گیا۔

تفصیل اس کی یوں ہے کہ ۱۹۰۸ء کے شروع میں مرزا صاحب لاہور آئے۔ برانڈرتھ روڈ پر احمدیہ بلڈنگ میں قیام کیا وہیں بیمار ہوئے۔ بار بار رفع حاجت کی ضرورت پیش آتی۔ بالآخر رفع حاجت کے لئے ایک دفعہ جو گئے تو پھر واپس نہیں آئے۔ مریدوں نے رفع حاجت اور قے کی حالت میں اسے مرے ہوئے پایا۔ مُردہ لاش کو اٹھا کر چارپائی پر ڈال دیا گیا۔

یہ خبر آگ کی طرح پورے لاہور شہر میں پھیل گئی۔ اور مشہور ہو گیا کہ لاش قادیان لے جائی جائے گی حکومت نے اسپیشل ٹرین کا بندوبست کر دیا۔

مسلمانوں میں اعلان ہوا کہ جھوٹے کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔ لوگوں نے صبح کے وقت اپنے اپنے بیت الخلاء

محمد دین جوہر آباد (خوشاب)

کی ساری گندگی باہر نہیں جانے دی بلکہ بھنگیوں کو کہہ کر بالٹی وغیرہ میں ڈلوائی حکومت کو علم ہو گیا۔ تو احمدیہ بلڈنگ سے لیکر ریلوے سٹیشن تک سڑک کے دونوں طرف پولیس کے سپاہی کھڑے کر دیئے گئے جنہوں نے ایک دوسرے کی لاٹھی پکڑ کر ایک حصار سا بنا لیا۔ مسلمان ارد گرد مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ جب لاش بازار میں نکلی تو گندگی کی بالٹیاں اوپر انڈیلنی شروع کر دیں عجیب تماشا تھا۔ پولیس بے بس، سپاہیوں کی وردیاں اور مرزے کی لاش گندگی سے اٹ گئے۔ مرزا کی لاش تو خیر قادیان ہی جا کر صاف کی ہوگی پولیس

باقی ص۲۶ پر

شیخ احمد دیدات اور امریکہ کے بشپ اعظم کے درمیان مناظرہ

صداقت اسلام کا عظیم الشان مظاہرہ

شیخ احمد دیدات اور جمی سواگرٹ کے درمیان ۳ نومبر کو امریکہ کی لوئیزیانا یونیورسٹی میں ہونے والے مناظرے میں شیخ احمد دیدات کی کامیابی کی مختصر خبر تکبیر کے گذشتہ شمارے میں اس وقت تک موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق شائع ہو چکی ہے۔ اس کی مزید تفصیلات جو روزنامہ الاتحاد ابوظہبی کے ۱۷ نومبر کے شمارے سے ماخوذ ہیں، ہم ذیل سے پیش کر رہے ہیں۔ الاتحاد کو یہ تفصیلات جامعہ لوئیزیانا میں سلسلہ روزگار مقیم ڈاکٹر نجیب حسین نے فراہم کی ہیں۔ اخبار کے مطابق، "کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟" کے موضوع پر اس مناظرے کا آغاز جس کی دھوم ہفتوں سے مچی ہوئی تھی، ۳ نومبر کو شام چھ بجے لوئیزیانا یونیورسٹی کی سب سے بڑی سماعت گاہ میں ہوا۔ وقت مقررہ تک ہزاروں عیسائیوں، مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والے حاضرین سے جماع گاہ کھچا کھچ بھر چکی تھی۔

جمی سواگرٹ جو کہ امریکہ کا بشپ اعظم اور مبلغ ہے، کئی کتابوں کا مصنف ہے۔ مناظرے اور گفتگو کے فن کا ماہر ہے۔ ہر اتوار کو تین گھنٹے امریکی ٹیلی ویژن پر اس کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ذہنوں پر اس کی علمیت اور لیاقت کا سحر طاری ہے۔ اس لئے عام تاثر یہ تھا کہ شیخ دیدات کے لئے یہ مقابلہ نہایت کٹھن ثابت ہوگا یہی سبب تھا کہ مسیحی سامعین بہت پُراعتماد اور مطمئن نظر آرہے تھے۔ اپنا اپنا موقف پیش کرنے کے لئے مناظرین میں سے ہر ایک کے لئے ۵۰ منٹ کا وقت مقرر تھا۔

مناظرے کا آغاز جمی سواگرٹ نے جارحانہ انداز میں ان الفاظ سے کیا کہ: میں ابتداء میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور نہ محمد اللہ کے نبی ہیں۔

اس کے ساتھ ہی اس نے یہ اعتراف بھی کیا کہ اسلام کے بارے میں اس نے بہت زیادہ نہیں پڑھا ہے اور اس معاملے میں اس کی معلومات سطحی نوعیت کی ہیں۔ اس طرح بیک وقت جارحانہ اور دفاعی انداز اختیار کرتے ہوئے وہ اصل موضوع پر آیا یعنی یہ کہ "بائبل اللہ کا کلام ہے یا نہیں؟" شیخ دیدات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا:

"میں نے اس شخص کی کتاب پڑھی جس کا نام ہے "کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟" مجھے توقع تھی کہ اس میں مضبوط دلائل کی بنیاد پر بات کی گئی ہوگی۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس نکلا"

اس کے بعد اس نے عیسائیوں کے نقطہ نظر سے انجیل کے کلام الٰہی ہونے کے حق میں بعض دلائل اور اپنی تائید میں چند آراء پیش کیں۔ پھر اس نے شیخ دیدات کی مذکورہ بالا کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں کہا گیا ہے کہ بائبل پہلی بار شاہ جیمز کے زمانے میں ۱۶۱۱ء میں طبع ہوئی اور یہ اپنے سے پہلے کی بائبلوں سے مختلف تھی۔ اس موقع پر بائبل کے تمام سابقہ نسخے نذر آتش کر دیئے گئے۔ سواگرٹ نے کہا کہ یہ بیان گمراہ کن ہے۔ موجودہ انجیل بالکل درست ہے اور شاہ جیمز نے اس کا صحیح ترین نسخہ طبع کرایا تھا۔

اس کے بعد اس نے کوئی علمی دلیل دینے کے بجائے عیسائی سامعین کی نفسیات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ

"حاضرین کرام! اگر انجیل واقعی اللہ کا کلام نہیں ہے جیسا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دنیا کے کروڑوں عیسائی تباہ و برباد ہوگئے اور گرد و غبار بن کر ہوا میں اڑ گئے۔"

اس کے بعد اس نے حضرت عیسیٰ کے "ابن اللہ" ہونے کے مسیحی عقیدے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ "مسیح اللہ کے بیٹے ہیں اور اس معاملے میں بالکل منفرد ہیں۔ وہ فرشتوں کو حکم دیا کرتے تھے۔" جمی سواگرٹ نے اس مرحلے پر جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"اے مسلمانو! اگر تم کہتے ہو کہ بائبل اللہ کا کلام نہیں ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ خود تمہارے ہاں یہ روایات موجود ہیں کہ قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور موجودہ قرآن وہ ہے جو عثمان بن عفانؓ کے عہد میں لکھا گیا اور ان کے حکم پر اس وقت موجود قرآن کے تمام نسخے نذر آتش کر دیئے گئے۔" اس نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج قرآن کے مختلف ترجمے مسلمانوں میں رائج ہیں۔ امریکہ میں انگریزی کا سب سے مشہور ترجمہ یوسف علی کا ہے۔ اس کے علاوہ مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ بھی رائج ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ مسلمانوں میں بھی ایک نہیں بلکہ مختلف قرآن موجود ہیں۔"

وقت پورا ہو جانے کے سبب اس مرحلے پر سواگرٹ کا بیان ختم ہو گیا۔

اب شیخ دیدات کی باری آئی جو اپنے ساتھ بائبل کے دس مختلف اور عیسائیوں کی جانب سے بیک وقت درست قرار دیئے جانے والے نسخے لے کر آئے تھے اور اپنے سامنے رکھ کر بیٹھے تھے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے کیا اور پھر قرآن کی یہ آیت پڑھی:

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا، فویل لھم مما کتبت ایدیھم

ودیل لہم مما یکسبون (البقرہ: ۷۹)

ترجمہ: "پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھ سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں. پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں. ان کے ہاتھوں کا یہ لکھا بھی ان کے لئے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لئے موجب ہلاکت ہے۔"

شیخ دیدات نے عربی میں یہ آیت پڑھنے کے بعد انگریزی میں اس کا ترجمہ بیان کیا جو "کیا بائبل کلام الٰہی ہے؟" نامی ان کی کتاب میں اصل عربی متن کے ساتھ درج ہے. پھر کہا کہ بہتر ہوگا کہ ہم ابتداء میں اپنی گفتگو کی کچھ بنیادیں متعین کرلیں. پھر ان کے ذریعہ کسی نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کریں، انہوں نے کہا کہ وہ بنیادی باتیں یہ ہیں:

★ کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک کہ وہ تمام انبیاء و رسل اور ان کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی معجزانہ پیدائش نہ رکھتا ہو۔

★ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت سے عقائد مشترک ہیں۔ ان کے درمیان اصل اختلاف حضرت عیسیٰ کی معجزانہ پیدائش کی تفصیلات اور انہیں خدا کا بیٹا قرار دینے کے بارے میں ہے۔

ان بنیادی امور کو بیان کرنے کے بعد شیخ دیدات نے قرآن کے مختلف نسخوں کے بارے میں جمی سواگرٹ کے دلائل کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ قرآن تمام مسلمانوں کے درمیان ایک ایک حرف کی صحت کے ساتھ متفق علیہ ہے اور وہ آج بھی ٹھیک ان ہی الفاظ میں اور اسی عربی زبان میں دنیا بھر میں موجود ہے جس میں وہ نازل ہوا تھا. قرآن کے سات قرأتوں پر نازل ہونے سے مراد وہ مختلف لہجے ہیں. جو اہل عرب میں رائج تھے. الفاظ کا اختلاف نہ پہلے کبھی تھا نہ آج ہے. آج جو قرآن مسلمانوں کے درمیان موجود ہے. وہ ٹھیک وہی نسخہ ہے جو اللہ کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی عطا کیا گیا تھا. یہی نسخہ حضرت عثمان کے دور میں مروج تھا اور اسلامی ریاست میں مسلسل وسعت کی بنا پر قرآن میں ترمیم و اضافے کے خدشے کا سدباب کرنے کے لئے ان لاکھوں صحابہ کی موجودگی میں، جن کی زندگیوں میں قرآن نازل ہوا۔

حضرت عثمان نے ان کے مشورے سے ایک معیاری نسخہ تیار کرا کے اس کی نقول تمام مفتوحہ علاقوں میں تقسیم کرائیں. تاکہ وہ اپنی شکل میں محفوظ رہے۔ شیخ دیدات نے مزید کہا کہ جہاں تک انگریزی اور دوسری زبانوں میں قرآن کے تراجم کا تعلق ہے تو یہ اصل قرآن نہیں قرآن کے معانی کا ترجمہ ہے. تمام مسلمان اصل قرآن ٹھیک ان ہی الفاظ میں جن میں وہ نازل ہوا. عربی زبان میں پڑھتے ہیں. جو لوگ عربی جانتے ہیں وہ اس سے براہ راست استفادہ کرتے ہیں جو عربی نہیں جانتے وہ اپنی زبانوں میں قرآن کے تراجم کے ذریعے الفاظ قرآنی کے معانی سے واقفیت حاصل کرتے ہیں اس لئے یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مسلمانوں میں قرآن کے مختلف نسخے رائج ہیں۔

بائبل اپنی شرمناک عبارتوں کی وجہ سے کلامِ خدا کہلانے کا حقدار نہیں۔ احمد دیدات

اب شیخ دیدات نے حضرت عیسیٰ کے "ابن اللہ" ہونے یا نہ ہونے کے مسئلے کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ میں گزشتہ چالیس برس کے دوران بہت سے پادریوں اور عیسائی علماء سے پوچھ چکا ہوں کہ مسیح "ابن اللہ" یا "ابن المولود للہ" یعنی خدا کے بیٹے تھے. یا "صنع اللہ" یعنی خدا کے تخلیق کردہ تھے۔ اس سوال کا جواب مجھے ہمیشہ یہ ملا کہ مسیح "ابن المولود للہ" تھے "صنع اللہ" نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ جواب پانے کے بعد میں ہمیشہ یہ پوچھتا رہا کہ "دونوں کے معنی میں کیا فرق ہے؟" لیکن کوئی بھی جواب دینے کے لئے اپنا منہ کھولنے کی ہمت نہیں کرسکا. لیکن آج یہ امریکی پادری کہتا ہے کہ مسیح "ولد اللہ" تھے. جبکہ یہ بات صریحاً اللہ کی شان کے خلاف ہے توالد و تناسل وہ افعال ہیں جنہیں انسان اور حیوان انجام دیتے ہیں. اللہ رب العالمین خالق اور صانع ہے. وہ تخلیق اور صناعی کا کام انجام دیتا ہے توالد و تناسل کے وظائف کو اللہ سے منسوب کرنا اس کی شان میں کھلی گستاخی اور بے ادبی ہے. اس حیوانی فعل کو اللہ سے کس طرح نسبت دی جاسکتی ہے؟

سواگرٹ کے اٹھائے ہوئے سوالوں کا جواب دینے کے بعد شیخ دیدات مناظرے کے اصل موضوع پر آئے اپنے سامنے رکھے ہوئے بائبل کے دس مختلف نسخوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ تمام نسخے اپنے مندرجات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور بیک وقت مروج ہیں اب ہمیں بتایا جائے کہ ان میں سے ہم کسے سچا تسلیم کریں؟

انہوں نے مزید کہا کہ بائبل پہلی بار شاہ جیمز اول کے عہد میں ۱۶۱۱ء میں طبع ہوئی اور اس موقع پر اس سے پہلے کی بائبلوں کے تمام نسخے جن میں رومن اور یونانی زبانوں کے قدیم نسخے بھی شامل تھے نذر آتش کردیئے گئے اور اب ان میں سے کچھ بھی موجود نہیں ہے. شیخ دیدات نے کہا کہ اگر معاملہ یہیں تک رہتا تب بھی غنیمت تھا لیکن اس کے بعد بھی بائبل میں ترامیم و اضافے کا سلسلہ بڑے پیمانے پر جاری رہا چنانچہ ۱۹۵۲ء اور پھر ۱۹۷۲ء میں بائبل کے نئے اصلاح شدہ ایڈیشن منظر عام پر آئے. اب ہمیں بتایا جائے کہ ہم ان میں سے کسے درست سمجھیں؟ جب ہم ان مختلف انجیلوں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو یہ ہمیں شدید باہمی اختلافات اور تضادات سے پُر نظر آتی ہیں. اس لئے آخر ہم ان میں سے کس کو اللہ کا کلام قرار دیں؟

اس موقع پر شیخ دیدات نے یہ وضاحت بھی کی کہ بائبل سے عیسائیوں کے نزدیک وہ کتاب مراد ہے جو تورات

اور انجیل دونوں کا مجموعہ ہے اور کتاب کے یہ دونوں حصے بالترتیب عہد نامۂ قدیم اور عہد نامۂ جدید کہلاتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ دیدات نے علمی دلائل دیتے ہوئے کہا کہ بائبل میں تین قسم کا کلام موجود ہے ایک تو وہ جو بظاہر خدا کے الفاظ پر مشتمل معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا وہ جو حضرت عیسٰی کی جانب سے اپنے شاگردوں سے کی جانے والی گفتگو، انہیں دی جانے والی تعلیم اور ان کی طرف سے بیان کی جانے والی مثالوں اور حکایات پر مبنی ہے۔ تیسری قسم کا کلام وہ ہے کسی تیسرے شخص، کسی راوی یا کسی مؤرخ کا بیان نظر آتا ہے اور اسے کسی طرح بھی اللہ یا حضرت عیسٰی کا کلام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس کے باوجود دعویٰ کیا جاتا ہے کہ بائبل اللہ کا

شرمندگی اور خجالت سے عیسائی سامعین اپنے چہرے اپنے ہاتھوں سے چھپاتے رہے

کلام ہے۔ جبکہ ہم مسلمانوں کے ہاں تینوں قسموں کے یہ کلام الگ الگ محفوظ ہیں۔ اللہ کا کلام قرآن کی شکل میں، رسول کی ہدایات و تعلیمات مجموعہ ہائے احادیث کی صورت میں اور راویوں اور مؤرخوں کے بیانات تاریخ کی کتابوں میں مدوّن ہیں

اب اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے شیخ دیدات نے کہا کہ اس کتاب میں جو بائبل کہلاتی ہے ایسی ایسی شرمناک عبارتیں موجود ہیں جنہیں کسی طرح اللہ کا کلام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ بیانات اتنے فحش ہیں کہ انہیں کوئی آدمی اپنے گھر والوں اپنی بیٹیوں اور بچوں کے سامنے پڑھنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔ مثلاً صحیفۂ حزقی ایل کا ۲۳ واں باب لے لیجئے جس میں دو بدکار بہنوں کی حکایت، کلام الٰہی کے طور پر اتنے غلیظ اور فحش انداز میں بیان کی گئی ہے کہ ہمیں اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ایک حیادار آدمی کے لئے اس کی تلاوت بھی مشکل ہے۔

شیخ دیدات نے اپنی جیب سے سو ڈالر نکالتے ہوئے کہا کہ اگر پادری سواگرٹ اس عبارت کو اس مجمع میں پڑھ کر سنادیں تو میں یہ سو ڈالر انہیں دینے کو تیار ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر استطاعت ہوتی تو میں ان کی خدمت میں ایک ہزار ڈالر پیش کرتا لیکن میں ایک غریب انسان ہوں۔

شیخ دیدات کی اس پیش کش کے باوجود سواگرٹ نے اس عبارت کو پڑھنے کی جرأت نہیں کی۔ شیخ دیدات کے پیہم اصرار پر بھی سواگرٹ نے اس عبارت کو شکست خوردہ اور پست آواز میں بڑی خجالت کی کیفیت میں پڑھا۔ اس دوران انتہائی شرمندگی کی بنا پر تمام عیسائی سامعین اپنے چہرے اپنے ہاتھوں سے چھپاتے رہے اور سماعت گاہ میں کامل سکوت طاری رہا۔

اس کے بعد شیخ دیدات نے پوچھا کہ کیا یہی وہ کلام ہے جسے تم کلام الٰہی قرار دیتے ہو؟ کیا یہ الفاظ اللہ رب العالمین کے شایانِ شان ہیں؟

جمی سواگرٹ اس سوال کا جواب دینے کی بجائے خاموش کھڑا رہا اور اس طرح اسلام اور عیسائیت کا یہ مناظرہ حق اور سچائی کی شاندار کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

مناظرے کے بعد عیسائی سامعین کو عام طور پر یہ اعتراف کرتے ہوئے پایا گیا کہ مسلمانوں کی جانب سے گفتگو بڑے علمی انداز میں اور مسکت دلائل کے ساتھ ہوئی، شیخ دیدات، سواگرٹ کی طرح لفظی کے مظاہروں اور نفسیاتی حربوں کو اختیار کرنے کی بجائے موضوع پر پوری طرح جم کر بولے اور اپنی برتری تسلیم کرانے میں کامیاب رہے۔

اس تاثر کا عملی مظاہرہ اس طرح ہوا کہ سماعت گاہ کے باہر ہزاروں کی تعداد میں انجیل کے جو نسخے برائے فروخت رکھے گئے تھے، بیشتر مسیحی سامعین نے اس سمت جانے کی بجائے نہایت دلچسپی کے ساتھ شیخ دیدات کی کتاب حاصل کی جس کا نام ہے

"IS THE BIBLE GOD'S WORD?"

سندھ سمال انڈسٹریز میں قادیانیوں کا مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ

تشدد — تبلیغ — انتقامی کارروائی

سندھ اسمال انڈسٹریز کارپوریشن کے نمائندہ وفد نے نمائندہ ختم نبوت سے ایک ملاقات میں صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سندھ اسمال انڈسٹریز کارپوریشن کے قادیانی جنرل مینیجر ڈائرکٹر ٹیکنیکل بیرسٹر پاری اور ڈویژن سینٹر سندھ اسمال انڈسٹریز کے قادیانی چیف ڈرافٹسمین آفاق قریشی کو برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جنرل مینجر ڈائرکٹر ٹیکنیکل بیرسٹر پاری اب تک متعدد لوگوں کو اپنے تشدد کا نشانہ بنا چکا ہے ملازمین کے ساتھ اُس کا ناروا سلوک اب حد سے زیادہ تجاوز کرتا چلا جارہا ہے قادیانی بیرسٹر پاری اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر قانونی اقدام کرتے ہوئے درج ذیل ملازمین پر تشدد کرچکا ہے۔

(۱) جان محمد (ڈرائیور) بلاجواز مارا حد تو یہ ہے کہ اس کے منہ سے خون جاری ہوگیا اور یہ نوکری چھوڑ کر چلا گیا

(۲) ایک پرائیویٹ مزدور عبداللطیف کو بلاجواز مارا

(۳) امیر بخش نائب قاصد اسے بھی غیر قانونی اقدام کرتے ہوئے تشدد کا نشانہ بنایا۔

(۴) کے ایچ یونس جو کہ سندھ اسمال انڈسٹریز میں ہیڈ کلرک ہے اسے بھی زدوکوب کیا اور تشدد کا نشانہ بنایا۔

انہوں نے بتایا کہ اس پر تشدد اور ناروا سلوک پر ملازمین کے احتجاج کرنے پر ملازمین کو خوف وہراس میں مبتلا کرنے کے لئے ایک ملازم سید عقیل احمد بخاری کو قادیانی تیر باری نے اپنے اختیارات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے برطرف کردیا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی تیر باری اور اس کے آلہ کار سندھ اسمال انڈسٹریز کارپوریشن میں من مانی بدعنوانی کر رہے ہیں جس کے تمام ثبوت موجود ہیں کارپوریشن میں ملازمت کے مواقع حکومت فراہم کرتی ہے لیکن ملازمتیں نہیں دی جارہی ہیں حیدر آباد اور سکھر زون کے ملازمین کو اپنے انتقام کا نشانہ بناتے ہوئے نہ صرف ملازمین کے تبادلے کئے بلکہ چند کو برطرف کیا گیا جس کی انکوائری اعلیٰ حکام کے پاس چل رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ قادیانی تیر باری نے سندھ اسمال انڈسٹریز ڈیزائن سینٹر کے قادیانی آفاق قریشی کو جو کہ انتہائی نااہل چیف ڈیزائنر ہے ہر طرح سے کھلی آزادی دے رکھی ہے اس کا روزانہ آفس دیر سے آنا بغیر اطلاع کے چھٹی کرنا اور اپنی مرضی سے حاضری رجسٹر میں دستخط کرنا اب ایک معمول بن چکا ہے۔ وہ ہر قانون سے بالاتر ہے۔

جب سے منیجنگ ڈائریکٹر تیر باری نے سندھ اسمال انڈسٹریز کارپوریشن کا چارج سنبھالا ہے چیف ڈیزائنر قادیانی آفاق قریشی کھلم کھلا قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے بلکہ گاہے بگاہے اپنے مرزائیوں میں بھی ملازمین کو لے جاتا رہا ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ آفاق قریشی نے قادیانیت کا لٹریچر بانٹ کر اور اس کی تبلیغ کر کے آئین کی دفعہ ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی کی ہے انہوں نے کہا کہ قادیانی تیر باری کے پرتشدد رویہ اور کھلی بدعنوانی کی صحیح تحقیق کی جائے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر قادیانی آفاق قریشی پر دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت کارروائی کرتے ہوئے انہیں نہ صرف برطرف کیا جائے بلکہ قانون کے مطابق سزا بھی دی جائے

وطن کے نوجوانوں، محافظوں اور پاسبانوں کے نام

ایک طالب علم کا پیغام

اے وطن کے بازوئے شمشیر زن کچھ ہوش کر
قادیانی دشمنوں کو اب ذرا خاموش کر

ٹمٹماتے ہیں ابھی تک، میری راہوں کے چراغ
بن کے قاسم ظلم کو مٹی میں تو روپوش کر

بھیڑیے غرا رہے ہیں، تیرے گھر کے سامنے
"شورشِ" غیرت کے ناطے، اٹھ نگاہِ جوش کر

کر خودی کی چشم سے، یک چشم کی مٹی پلید
گھونپ کے سینے میں خنجر اُس کو مدہوش کر

رزم گاہِ قادیاں کے دیں فروشوں کی صفیں
چیر کے شمشیر سے، جامِ شہادت نوش کر

ایک ٹھوکر مار کر ربوے کے ٹیلے توڑ دے
ایک ہی تھپڑ سے پورا قادیاں بے ہوش کر

منتظر آزاد کیوں ہے خنجر و شمشیر کا
تو صدائے حق کو پھر اب آشنائے گوش کر

ادریس احمد آزاد
متعلم گورنمنٹ کالج سرگودھا

مرزا قادیانی کی بو العجبیاں

افادات مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر

مرزا قادیانی کا کھانے پر دلچسپ واقعہ

مولوی عبدالکریم امام مرزا "سیرۃ المسیح موعود" طبع چہارم ص۳۶ پر تحریر کرتا ہے "مجھے یاد ہے کہ حضرت غلام احمد لکھ رہے تھے۔ ایک خادمہ کھانا لائی اور حضرت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ کھانا حاضر ہے، فرمایا خوب کیا! مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا وہ چلی گئی اور آپ پھر لکھنے میں مصروف ہوگئے۔ اتنے میں کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا اور برتنوں کو بھی خوب صاف کیا اور بڑے سکون و وقار سے چل دیا۔ اللہ اللہ ان جانوروں کو بھی کیا عرفان بخش گیا، وہ کتا اگرچہ رکھا ہوا اور سدھایا ہوا نہ تھا۔ مگر خدا معلوم اسے کہاں سے یقین ہو گیا کہ یہ پاک وجود بے ضرر و بے شر ہے اور یہ وہ ہے جس نے کبھی چیونٹی کو بھی پاؤں تلے نہیں مسلا، جس کا ہاتھ کبھی دشمن پر بھی نہیں اٹھا، غرض ایک عرصہ کے بعد وہاں اذان ہوئی، آپ کو کھانا یاد آیا، آواز دی، خادمہ دوڑی آئی تو عرض کی کہ میں تو مدت ہوئی یہاں کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کر آئی تھی، اس پر آپ نے مسکرا کر فرمایا اچھا تو اب شام ہی کو کھائیں گے۔"

مرزا قادیانی کی نازک مزاجی:

مرزا صاحب نے فرمایا "جاڑے کا موسم تھا، محمود نے اس وقت بچہ تھا آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی، آپ جب لیٹے وہ اینٹ چبھے۔ میں موجود تھا آپ حامد علی سے فرماتے ہیں حامد علی! چند دن سے ہماری پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے، وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا اور آخر اس کا ہاتھ اینٹ سے جا لگا، جھٹ جیب سے نکال لی اور عرض کیا یہ اینٹ تھی اور آپ کو چبھتی تھی۔ مسکرا کر فرمایا اوہو چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں اینٹ ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں، میں اس سے کھیلوں گا۔"

(سیرۃ المسیح ص۴۹، ۵۰)

رمضان کے روزے اور مرزا صاحب

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے لکھتا ہے کہ "آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔" (سیرۃ المہدی ص۹ ج۱)

سیرۃ المہدی ص۶۵ ج۱ پر ایک روایت درج کی ہے

مرسلہ: محمد احمد نقیروالی

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کیے، مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لیے باقی چھوڑ دیے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورے کی وجہ سے روزے ترک کرنا پڑے اور فدیہ ادا کر دیا، اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے۔ اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے، مگر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے اور فدیہ ادا کر دیا اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔"

(سیرۃ المہدی ص۶۵ ج۱)

مرزا صاحب کا اعتکاف بیٹھنا

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود کو اعتکاف بیٹھتے ہوئے نہیں دیکھا" خاکسار عرض کرتا ہے کہ عبداللہ سنوری نے بھی مجھ سے یہی بیان کیا"

(سیرۃ المہدی ص۶۱ ج۱)

رمضان کے روزے مرزا صاحب نے تڑوا دیئے

"ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ" ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب قادیان رمضان میں آئے، حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے، ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں، آپ نے فرمایا سفر میں روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہیے چنانچہ ان کو ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دیئے"

(سیرۃ المہدی ص۵۹ ج۲)

سیرۃ المہدی ص۲۴۳ ج۳ پر لکھتے ہیں کہ "مرزا صاحب نے رمضان میں تقریر کی اور دوران تقریر دودھ پیا، واقف مسلمانوں نے اعتراضاً کہا کہ مرزا دودھ پیتا ہے، لوگوں نے شور کیا، پولیس نے شور کرنے والوں کو باہر نکال دیا۔"

مرزا صاحب کا حج

مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ آخری ایام میں حج کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے حج کروا دیا" (سیرۃ المہدی ص۵ ج۱)

مرزا صاحب کی نظر

مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ پہلی رات کا چاند وہ آپ یعنی مرزا صاحب کو نظر نہیں آیا کرتا تھا"

(سیرۃ المہدی ص۱۴۴ ج۲)

مناظر اسلام

حضرت مولانا لال حسین اختر

مولانا منظور احمد الحسینی

خانیوال میں مرزائیوں کو عبرتناک شکست

جون ۱۹۳۲ء کے اوائل میں قادیانیوں نے اپنی باطل مذہب کو پھیلانے کے لئے خانیوال شہر میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ان مارآستینوں نے حسب عادت مسلمانوں کے خلاف خوب زہر اگلا۔ علماء کرام پر آوازیں کسی گئیں۔ صوفیاء کرام کی ہنسی اڑائی گئی۔ مسلمانان عالم کو مُردوں سے تعبیر کیا گیا۔ مرزا قادیانی کی نام نہاد مسیحیت کا ڈھنڈورا زور شور سے پیٹا گیا اس پر اکتفاء نہ کی بلکہ یہاں تک کہہ دیا اگر مسلمان دنیا میں فلاح اور نجات چاہتے ہیں تو مرزا جی کی نبوت کا پھندا اپنے گلے میں ڈال لیں۔

قادیانیوں کے جلسے کے دوسرے دن معززین شہر میں جمع ہوئے اور انہوں نے ایک عظیم الشان اسلامی جلسے کے انعقاد کی تجویز پیش کی۔ غور وخوض کے بعد ۲۵، ۲۶ جون ۱۹۳۲ء کی تاریخیں مقرر کی گئیں علماء کرام کی خدمت میں دعوت نامے جاری کئے گئے۔ ایک نمائندہ مولانا لال حسین صاحب اختر کو لینے کیلئے لاہور بھیج دیا گیا۔

۲۵ جون بروز ہفتہ صبح سات بجے پہلا اجلاس شروع ہوا کئی حضرات نے تقریریں فرمائیں آخری تقریر مولانا عبدالعزیز نے ابطالات مرزا پر کی۔ مرزائیوں کو سوال و جواب کے لئے وقت دیا گیا۔ مرزائی مناظر نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن مولوی صاحب نے مرزائی مبلغ کے چھکے چھڑا دیئے

اسی دن دوسرا اجلاس بعد از نماز ظہر شروع ہوا۔

مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر نے دوران تقریر میں عقائد مرزا پر روشنی ڈالتے ہوئے مرزائیوں کو متواتر چیلنج کئے اور فرمایا اگر تمہارے پاس صداقت ہے اگر تم متبنّی قادیان کے مقرر کردہ معیاروں سے اس کی صداقت کو ثابت کر سکتے ہو۔ تو میرے مقابل پر آؤ۔ مولانا کی زبردست للکار کوشش کر مرزائی مبلغ بادل ناخواستہ اسلامی جلسہ میں آگئے اور باقاعدہ گفتگو شروع ہو گئی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ تمہارے نبی نے لکھا ہے

(الف) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۹)

(ب) جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۲۶)

(ج) غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے (آریہ دھرم ص۱۹)

مولانا نے فرمایا کہ مرزا کے ان حوالجات سے صاف ثابت ہو رہا ہے۔ کہ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔ جھوٹ بولنا اسلام سے مرتد ہو جانے کے مترادف ہے۔ غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔ کرشن قادیانی کا یہ کلیہ پیش کر دینے کے بعد حضرت مولانا نے مندرجہ ذیل کذبات مرزا پیش کر دیئے۔

(۱) اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ (تحفۃ الندوہ)

مولانا نے فرمایا کہ میں علیٰ وجہ البصیرت ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتا ہوں کہ کرشن قادیانی کا کوئی چیلہ قرآن مجید کی ایسی کوئی آیت ہمیں نہیں بتا سکتا۔ جس میں کرشن رودر گوپال مرزا غلام احمد کا نام ابن مریم لکھا ہو۔ یہ مرزا جی کا سیاہ جھوٹ ہے۔

(۲) "قرآن شریف میں تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ درج ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان" (ازالہ اوہام)

مولوی صاحب نے مرزائی مبلغ کو چیلنج دیا کہ تم قیامت تک بھی قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا نہ بتا سکو گے۔ اور جب نہ بتا سکو تو لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن کہہ دو اور تسلیم کر لو کہ مرزا صاحب نے جھوٹ بولا ہے۔

(۳) ھذا خلیفۃ اللہ المھدی یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے (شہادت القرآن)

حضرت مولانا نے فرمایا کہ یہ مرزا جی کا افتراء ہے بخاری شریف میں یہ حدیث ہرگز موجود نہیں۔ اگر بخاری میں یہ الفاظ دکھا دو۔ تو دس روپے نقد انعام لو اور اگر نہ دکھا سکو اور یقیناً نہ دکھا سکو گے تو صاف کہہ دو کہ مرزا صاحب نے جھوٹ لکھ کر اپنے مرتد ہونے پر مہر توثیق ثبت کر دی ہے۔

(۴) حضرت مجدد صاحب سرہندی نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ جسے کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ ہو وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

مولانا نے اعلان کر دیا کہ یہ حضرت مجدد صاحب سرہندی کے متعلق یہ مرزا صاحب کی بہتان طرازی ہے حضرت مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ جس کو کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ ہو وہ محدث کہلاتا ہے۔ مرزا جی نے اپنی نبوت کا ڈھونگ ثابت کرنے کے لئے اس حوالہ میں صریح خیانت کی ہے۔ اگر آپ نے کرشن جی مہاراج کی عزت رکھنی ہے۔ تو مکتوبات کے محولہ بالا حوالہ میں لفظ نبی دکھاؤ۔

(۵) مرزا صاحب کی حاجت براری کرنے والے ٹیچی فرشتہ کا جھوٹ (مکاشفات)

حضرت مولانا نے مرزا صاحب کے ان پانچ جھوٹوں کی اچھی طرح وضاحت فرمائی اور مرزائی مناظر سے ان کا

جواب دریافت فرمایا۔ مرزائی مبلغ نے کھڑے ہوتے ہی حسب عادت کہنا شروع کردیا کہ انبیاء بھول جاتے تھے غلطی نبیوں سے بھی ہوسکتی ہے۔ اگر مرزا صاحب نے کبھی چند غلط باتیں کہدیں۔ تو اُن سے درگزر کرنا چاہیئے۔ اور نظرانداز کرکے یہ دیکھنا چاہیئے کہ مرزا صاحب نے کیا کام کیا ہے۔ آپ کے لاکھوں مرید ہیں۔ غرض ایسے تفاخر بیجا کے میدان میں وقت گزار دیا اور جناب مولانا لال حسین صاحب اختر کے پانچوں اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیا۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں مرزائی مناظر کی تاویلات کے بخئے ادھیڑ کر رکھ دیئے اور اپنے سوالات کو دوبارہ سہ بارہ بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا اور مرزا جی کی غلط بیانیاں اور بہتان طرازیاں اچھی طرح حاضرین کے ذہن نشین کردیں۔ متنبیٔ قادیان کے کذبات کے پردہ کو چاک کرکے رکھ دیا۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے اس مناظرہ کا عام پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مناظرہ کے اختتام پر ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر مرزا جی کے کذبات کا ذکر تھا۔

تیسرا اجلاس بعد از نماز عشاء شروع ہوا۔ پہلی تقریر جناب مولوی محمد حسین شاہ صاحب نے اصلاح رسوم پر فرمائی۔ ان کے بعد مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے مرزا صاحب کے بعض عقائد جو آریہ سماج سے مطابقت رکھتے ہیں بیان فرمائے۔ مولوی صاحب نے دوران تقریر میں ازالہ اوھام کا ایک حوالہ بیان فرمایا جس کے یہ الفاظ ہیں

"عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو تمہیں دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک بھی ہندو تمہیں نظر نہیں آئے گا۔"

یہ الفاظ سنتے ہی مرزائی ایجنٹ نے شور مچانا شروع کردیا کہ ازالہ اوہام میں "عنقریب" لفظ نہیں ہے۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا اگر ازالہ اوہام میں "عنقریب" کا لفظ نہ ہو تو میں تمہیں پچاس روپے ابھی انعام دیتا ہوں۔ اور اگر "عنقریب" موجود ہوا۔ تو تم صرف اتنا ہی لکھ دینا کہ مرزا جی نے جھوٹ بولا ہے۔ لیکن مرزائی مبلغ برابر رٹ لگاتا گیا کہ نہیں ہے نہیں ہے۔ اتنی ہمت نہ ہوئی کہ مرزا جی کی عبارت پیش کرتے۔

آخر مولانا صاحب نے فرمایا کہ کوئی ہندو سکھ یا عیسائی آئے اور ازالہ اوہام کی مذکورہ بالا عبارت پڑھ کر حاضرین کو سنا دے۔ حاضرین میں سے ایک عیسائی سٹیج پر آیا ازالہ اوہام سے مرزا جی کی عبارت بآواز بلند پڑھی۔ اس میں عنقریب موجود تھا۔ مرزا جی کی اصل عبارت سننے سے مرزائی مبلغ پر سکتہ کی حالت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر نے مرزائی عقائد کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ اور مرزائیت کی ایسی زبردست تردید کی کہ لوگ حیران رہ گئے۔

دوسرے دن پہلا اجلاس صبح آٹھ بجے شروع ہوا۔ پہلی تقریر سید مبارک شاہ صاحب کی ہوئی۔ ان کے بعد مولانا مولوی عبدالعزیز اور مرزائی مبلغ کے درمیان مرزا صاحب کے نکاح آسمانی پر مناظرہ ہوا۔ مولوی صاحب نے کتب مرزا سے حوالجات پیش کئے جن میں مرزا جی نے لکھا ہے کہ اگر محمدی بیگم کے ساتھ میرا نکاح ہوجائے تو میں سچا اور اگر نہ ہو۔ تو میں جھوٹا ہی نہیں بلکہ ہر ایک بد سے بدتر ہوں گا

مولوی صاحب نے فرمایا چونکہ محمدی بیگم سے مرزا صاحب کا نکاح نہیں ہوا اس لئے مرزا جی بقول خود جھوٹے ٹھہرے۔ مرزائی مناظر مبارک احمد نے نکاح ثابت کرنے کی بجائے الٹی سیدھی تاویلیں کرنی شروع کردیں جس سے جوش میں آکر مولانا مولوی لال حسین صاحب اختر اٹھے۔ آپ نے نکاح آسمانی کی کچھ ایسی تشریح فرمائی کہ جس سے صداقت مرزا کے پرخچے اڑ گئے۔ اور مرزا جی نے نکاح آسمانی کے لئے جتنی کوششیں کی تھیں اور جتنے بہروپ بھرے تھے۔ انہیں بالتفصیل بیان فرمایا۔ اگرچہ مرزائی مناظر نکاح آسمانی کو ثابت کرنے کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حملہ کرنے سے باز نہ رہ سکا۔ لیکن شیر اسلام کی گرفت نے اُسے بے حس و حرکت کردیا۔ آخر مرزائی مناظر کو بھی اپنی شکست تسلیم کئے بغیر چارۂ کار نہ رہا۔

دوسرا اجلاس بعد از نماز ظہر شروع ہوا۔ اس اجلاس میں ختم نبوت پر زبردست مناظرہ ہوا۔ اہل سنت والجماعت کی طرف سے مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب نے قرآن مجید کی پندرہ آیات دس احادیث ختم نبوت کے اثبات میں پیش کیں۔ جن کا مرزائی مناظر اخیر تک کچھ جواب نہ دے سکا۔ دوران مناظرہ میں اُس سے ایسی حرکات سرزد ہوئیں۔ جو ہزیمت خوردہ مناظر سے ہوا کرتی ہیں اس مناظرہ کا بھی عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔

ان تینوں مناظروں کو سن کر تمام مسلمانوں کو یقین کامل ہوگیا کہ مرزائی مذہب بالکل جھوٹ اور باطل ہے۔"

(ماہنامہ تائید الاسلام جولائی ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳)

بہت ہی مبارک رسالہ

میں قاری عبدالرحمان بھائی ہفت روزہ ختم نبوت کی باقاعدہ اور عمدہ اشاعت پر کن الفاظ سے آپ کو مبارک باد دوں رسالے کا نام بھی بہت مبارک ہے میں اس نام مبارک کو سلام کرتا ہوں۔ آپ کی قابل اعتماد اشاعت نے لاکھوں عقیدت مندوں کی زندگی میں نئی جان بخشی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ حضرات کی محنت کو قبول فرمائے (آمین) اور اس رسالہ کو ترقیات سے نوازے اور مزید نورانیت عطا فرمائے میں آپ کے، تمام رفقاء اور معاونین کے لئے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ دائمی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر برسائے۔ آمین

قاری عبدالرحمٰن بھائی: عمرکوٹ

"ختم نبوت" کی سنجیدگی

"ختم نبوت" شمارہ ۱۲ کے سرورق پر "ہائے قادیانی... ہچکیاں اور سسکیاں" کا عنوان دیا گیا تھا اس مضمون پر ہمارے بہت سے قارئین نے تحسین کی ہے مگر ایک دوست نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ یہ پرچے کی سنجیدگی کے خلاف ہے ان کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ ان کو قادیانیوں کے غیر سنجیدہ ماحول اور لٹریچر سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ ورنہ انہیں "ختم نبوت" قادیانی لٹریچر کے مقابلے میں نہایت ہی باوقار اور سنجیدہ نظر آتا۔

بقیہ: ضرب خاتم

حدیث نمبر ۶: اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو بھیجیں گے پس وہ دمشق کے مشرقی سفید منارے کے قریب نازل ہوں گے۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے اور دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حدیث نمبر ۷: عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر اتریں گے پس نکاح کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی، پینتالیس سال زندہ رہیں گے، پھر مریں گے، میرے مقبرے میں میرے ساتھ دفن ہوں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک ہی روضے سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بیچ میں اٹھیں گے (رواہ الجوزی فی کتاب الوفا کما فی المشکوٰۃ)

پانچویں حدیث میں سر سے پانی ٹپکنے کا لفظ، چھٹی حدیث میں منارہ کے پاس اُترنے کا لفظ، ساتویں حدیث میں زمین پر اُترنے کا لفظ واضح قرائن ہیں کہ عیسیٰؑ کسی دوسری جگہ سے آجائے گا۔

حیات ابن مریم کا ثبوت اجماع اُمت سے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ **لن تجتمع امتی علی الضلالۃ** یعنی میری اُمت کبھی گمراہی پر اکٹھی نہ ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اتبعوا السواد الاعظم انہ من شذ شذ فی النار** یعنی بڑے بڑے گروہ کی اتباع کرو بے شک جس نے بڑے گروہ کو چھوڑ دیا وہ آگ میں گرایا گیا۔ اجماع اُمت اور سواد اعظم کی اتباع کی اہمیت جان لینے کے بعد صوفیائے کرام اور علماء کے اقوال اور اجماع اُمت ملاحظہ ہو۔

۱۔ امام ابوحنیفہؒ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔

"وخروج الدجال ویاجوج ماجوج و طلوع الشمس من المغرب ونزول عیسیٰؑ من السماء و سائر علامات یوم القیامۃ علی ما وردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق کائن"

ترجمہ: دجال کا نکلنا، یاجوج ماجوج اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دوسری تمام قیامت کی نشانیاں حق ہیں اور ہونے والی ہیں ان کے بارے میں صحیح خبریں وارد ہوئی ہیں۔

قادیانیوں کے کفر وارتداد پر
عُلمائے اسلام کا متفقہ فتویٰ

یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند میں حال ہی میں منعقد ہونے والے تحفظ ختم نبوت کے عالمی اجلاس کے موقعہ پر مرتب کرکے شائع کیا گیا۔ ادارہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد!

قرآن پاک کی صریح آیت اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ سلسلۂ نبوت و رسالت سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ہوگیا اب کسی قسم کے کسی نبی کا کوئی امکان نہیں ہے اور تمام امت مسلمہ کا صحابہ کرامؓ کے دور سے اس پر اجماع ہے اور یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے جس کا انکار یا تاویل کفر وارتداد ہے۔ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کا مدعی ہے اور اپنی بفوات کو وحی قرار دیکر قرآن کریم کے برابر کہتا ہے بلکہ خود کو العیاذ باللہ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتا ہے

اسلئے تمام اُمت محمدیہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ اور اسکی پوری امت اور تمام فرقے اسلام سے خارج اور مرتد ہیں مسلمانوں کو ان سے چوکنا رہنا چاہیئے مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ انکے ساتھ کسی بھی قسم کا میل جول رکھیں۔ اللھم جنبنا من الفتن ما ظھر منہا وما بطن وصلی اللہ علی محمد خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ اجلاس میں شریک کئی سو علماء نے قادیانیوں کے کفر وارتداد کا یہ متفقہ فتویٰ دیا ہے۔ فتویٰ پر دستخط کرنیوالے چند مشاہیر علماء ومفتیان کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

● حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند ● حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی، صدر جمعیۃ علماء ہند ● حضرت مولانا محمد مالک صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور ● حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند ● حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مفتی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ● حضرت مولانا برہان الدین صاحب ناظم مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ ● حضرت مولانا مفتی احمد بیمات صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر ضلع سورت، گجرات ● حضرت مولانا مفتی منظور احمد مظاہری صاحب مفتی و قاضی شہر کانپور ● حضرت مولانا مفتی عبدالغنی صاحب ازہری سری نگر کشمیر ● حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب ترجمہ والی مسجد بھوپال ● حضرت مولانا سید اکبر الدین قاسمی نائب ناظم مجلس علمیہ حیدرآباد ● حضرت مولانا عبدالسلام اعظمی صاحب شیخ الحدیث نیاپورہ، مالیگاؤں، ناسک ● حضرت مولانا مفتی وقاص علی صاحب شیخ الحدیث ڈھکی دارالعلوم کھلنا (بنگلہ دیش) ● حضرت مولانا ضیاء الحسن صاحب اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ● حضرت رشید الدین صاحب مہتمم مدرسہ شاہی مرادآباد ● حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب امیر شریعت اڑیسہ ● حضرت مولانا قاری مشتاق صاحب شیخ الحدیث مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ ● حضرت مولانا برکت اللہ صاحب دیوریاوی، حیدرآباد ● حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند ● حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی ● حضرت مولانا طاہر حسن صاحب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ ● حضرت مولانا قاری فخرالدین صاحب گیاوی مہتمم مدرسہ قاسمیہ اسلامیہ گیا۔

المصدق: احقر محمد عثمان منصورپوری کنوینر اجلاس

یہ فتنے کون برپا کرتا ہے ایک خفیہ ہاتھ کی نشاندہی

ڈاکٹر دین محمد فریدی ڈلے والا

اگست ۱۹۷۱ء کا مہینہ تھا مرزائیوں نے چک نمبر ۱۵ ڈی۔ بی ضلع میانوالی کے محاذ کو بالکل خالی دیکھ کر سادہ لوح مسلمانوں سے مناظرہ تحریر کر لیا۔ بندہ کے علم میں جب آیا تو مناظرے کا سارا انتظام مسلمانوں کی طرف سے ہاتھ میں لے لیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے میدان میں آنے پر مرزائی بھاگ اٹھے۔ مرزائیوں کی لسٹ پر میرا نام آگیا۔ ایک دن ان کے مربی ضلع بشیر احمد سے میانوالی میں آمنا سامنا ہوا جب اُس سے بندہ کی کسی بات کا جواب نہ بن سکا تو ایک پتہ کی بات اُس کے منہ سے نکل گئی کہ "ہم نہ تمہاری تقریروں سے ڈرتے ہیں، نہ جلسے جلسوں سے ہمیں اُس وقت ڈر محسوس ہوتا ہے جب تم میں ہر فرقہ کا اتحاد ہو جائے۔ اگر تم میں اتحاد نہیں ہوتا تو ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور ہم پوری کوشش کرتے ہیں کہ اتحاد ختم ہو۔"

بندہ نے یہ بات گرہ سے باندھی حق بات احسن طریق سے کہہ دی مگر اپنے زیر اثر فرقہ وارانہ جھگڑا نہ ہونے دیا۔ خود بھی دور رہا اور اپنے جاننے والے ساتھیوں کو بھی منع کیا صرف اتحاد ختم نبوت کے لئے کیا۔ آج جب ملک میں چاروں طرف فرقہ وارانہ فساد دیکھتا ہوں تو دل بہت پریشان ہوتا ہے بندہ پورے شرح صدر سے اسے مرزائیوں کی سازش سمجھتا ہے۔ اس سلسلہ میں پرانے ریکارڈ پر نظر مار رہا تھا کہ ایک مضمون ہفت روزہ چٹان سے مل گیا اسے افادہ عامہ کے لئے برائے اشاعت نقل کر کے بھیج رہا ہوں اُمید ہے کہ اپنے پرچے کی قریبی اشاعت میں شائع فرما کر مشکور فرما دیں گے۔ فقط

ڈاکٹر دین محمد فریدی معرفت نظامیہ میڈیکل سٹور
ڈلے والا ضلع بھکر

پروفیسر محمد منور کا انکشاف

۱۲ اپریل کے "نوائے وقت" میں پروفیسر محمد منور حسین صاحب کا کراچی کے "شیعہ سُنی فسادات" پر ایک مضمون چھپا ہے۔ جس کی تمہید میں وہ لکھتے ہیں۔

• آج سے قریباً دس سال قبل آغا شورش کاشمیری مرحوم کسی تقریب میں شرکت کی غرض سے گورنمنٹ کالج لاہور میں تشریف لائے مجھ سے علیحدگی میں ملے اور کہا محرم قریب ہے فساد عظیم کا اندیشہ ہے میں اور مظفر علی شمسی بعض دیگر احباب کے تعاون سے رد فساد کے لئے کوشاں ہیں لیکن حکومت چاہتی ہے کہ فساد ہو اور پھر کسی طرح آئین کو سیکولر بنا کر قادیانیوں کا اخراس مرے آپ دُعا کریں مصیبت ٹل جائے۔ آغا صاحب تشریف لے گئے میں کچہری روڈ پر مکتبہ کارواں کی سمت جا رہا تھا کہ چوہدری عبدالحمید صاحب سے مشورہ کروں اگر اپنے بس میں کچھ ہو تو کیا جائے راستے میں چیفس کالج لاہور کے ریٹائرڈ پرنسپل سید ذوالفقار علی شاہ مرحوم پرانے لاء کالج سے نکلتے ہوئے دکھائی دیئے ان کے گھٹنوں میں درد تھا مشکل سے چل رہے تھے مجھ سے فرمایا میں تمہاری طرف آرہا تھا ایک نہایت ضروری بات کرنا ہے وہ یہ کہ جس مذہبی فرقے کو چند ماہ قبل غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اس کے چند مقدسین نے حکومت کی حمایت اور اشتراکیوں کی مدد سے چند علماء اور ذاکر خریدے ہیں میں انتہائی شرمندگی کے ساتھ اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ ان میں بعض اکابرین شیعہ بھی شامل ہیں سُنی بھی تم آغا شورش صاحب اور مجید نظامی صاحب کے پاس میری طرف سے جا کر گزارش کرو کہ میں اپنے بعض دوستوں کی مدد سے انسداد فتنہ کی کوشش کر رہا ہوں وہ اپنی طرف سے علماء کی خدمت میں مناسب طریق کار سے رسائی حاصل کریں اگر اب کے لاہور میں شیعہ سُنی فساد ہوا تو بڑی بد قسمتی ہوگی سُنی علماء سے کہیں کہ وہ اشتعال میں نہ آئیں۔

واقعہ میں تمام مضمون پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

آمدم بر سر مطلب ہم نے اپنے کسی گذشتہ کالم میں اس طرف اشارہ کیا تھا مگر صدر مملکت نے کراچی پہنچ کر یہ اعلان کیا کہ یہ فسادات تیسرے درجے کی طائیت کا نتیجہ ہیں: اب جبکہ پروفیسر منور صاحب نے بات کھول دی ہے تو صدر مملکت کو صدر بار اس کے مضمرات پر غور کرنا چاہیئے قادیانی تب بھی یہی چاہتے تھے اور اب بھی یہی چاہتے ہیں اور یہ بات قطعی ہے تیسرے درجے کی طائیت آلۂ کار تو بن سکتی ہے مگر ایسے فسادات کو منظم کرنے کی صلاحیت سے یکسر عاری ہے ایسے فسادات کا بلیو پرنٹ بیرون ملک تیار ہوتا ہے۔ اور اندرون ملک قادیانی اس کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اور اس ضمن میں بیورو کریسی سمیت بعض دیگر شعبوں میں بڑی طاقتوں کے نمائندوں کا مکمل تعاون انہیں حاصل ہوتا ہے۔

(چٹان لاہور شمارہ ۱۲-۱۳-۱۴ مئی ۱۹۸۷ء)

بقیہ: آپ کے مسائل

جاتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اس عالیشان عمارت کی آخری اینٹ ہوں جس کو گذشتہ انبیاء تعمیر کرتے آئے ہیں۔ یہ اسلام کے کمال کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں ہے کہ مذہب اسلام ایک معتدل اور متوسط طریقہ کا نام ہے اور مسلمانوں کی قوم ایک اور معتدل قوم پیدا کی گئی ہے اس سے اسلام کے اعتدال کا ثبوت ملتا ہے۔" کیا خاتم النبیین کا یہ مفہوم صحیح ہے اور سبھی فرقوں کا اس پر اتفاق ہے؟ رہنمائی فرما کر ممنون فرمادیں۔

ج: "خاتم الانبیاء" کا وہ جو مفہوم ہے جو قرآن و حدیث کے قطعی نصوص سے ثابت اور امت کا متواتر اور اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "آخری نبی" ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔ اس مفہوم کو باقی رکھ کر اس لفظ میں جو نکات بیان کئے جائیں وہ سر آنکھوں پر۔ اپنی عقل و فہم کے مطابق ہر صاحب علم نکات بیان کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ان نکات سے متواتر مفہوم اور متواتر عقیدہ کی نفی کی جائے تو یہ ضلالت و گمراہی ہوگی اور ایسے نکات مردود ہوں گے۔

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

چوتھی آیت:

وانہ لعلم للساعۃ "اور بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے"۔ (الزخرف: ٦١)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی کے طور پر نازل ہوں گے۔ کلام کا سیاق و سباق ملاحظہ ہو۔ اس سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر چلا آ رہا ہے۔ اور یہاں "انہ" میں "ہ" کی ضمیر یقیناً عیسیٰ کی طرف کی جا رہی ہے۔ اسی طرح تفسیر ابن کثیر میں منقول ہے اور ملا علی قاری بھی یہی فرماتے ہیں عبداللہ بن عباس، ابوہریرہؓ، مجاہد اور حسنؒ نے بھی فرمایا کہ انہ سے مراد عیسیٰؑ ہیں۔ (در منثور)

نزول ابن مریم کا ثبوت احادیث متواترہ سے

قارئین کرام!

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث کی تعداد ستّر کے قریب ہے جن میں سے چند احادیث پیش خدمت ہیں۔ آپ خود بنظر انصاف حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور مرزا قادیانی کی خصوصیات کا موازنہ کر لیجئے گا۔

حدیث نمبر ۱: ان عیسٰی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیٰمۃ، بے شک حضرت عیسیٰؑ مرے نہیں بلکہ وہ قیامت سے پہلے پہلے تمہاری طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ (ابن جریر، ابن کثیر، در منثور)

ہم مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا لفظ کسی حدیث میں دکھا دیں خواہ وہ موضوع ہی ہو۔ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نہ مرنے کا لفظ ہم نے دکھا دیا ہے۔ یہ حدیث چونکہ مرزائیت کی موت کا سامان ہے اس لیے اس پر یوں حملہ کرتے ہیں کہ نہیں مرے کا مطلب ہے صلیب پر نہیں مرے۔ اس فریب کا رد یہ ہے کہ اوّل تو صلیب کا لفظ حدیث میں موجود نہیں، آپ اپنی طرف سے داخل کر رہے ہیں۔ دوم یہ کہ حدیث کا اگلا جملہ کہ "وہ قیامت سے پہلے پہلے تمہاری طرف رجوع کرنے والا ہے" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اسی حال میں واپس آنا بتلا رہا ہے۔ حدیث کے معنی متعین کرتے وقت پوری حدیث پر نظر رکھنی چاہیے۔

پھر یہ فریب دیا جاتا ہے کہ "تمہاری طرف رجوع کرنے والا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ تم میں بروز کرنے والا ہے۔ اس کا رد یہ ہے کہ یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو کہے کہ اے یہود! وہ تمہاری طرف رجوع کرنے والا ہے۔ اب اگر رجوع کے معنی بروز ہوں تو مطلب یہ ہوگا کہ اے یہود! وہ تم میں بروز کرنے والا ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے کسی ایک فرد میں بروز فرمائیں گے۔ اگر وہ یہودی جس میں حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا بروز مانتے ہیں وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے تو بچشم بدور، ہمیں آپ کی یہ تشریح کب منظور ہے۔ اگر آپ خود ہی مرزا کو یہودی بنا لگاتے ہیں، تو بچشم ما روشن دل ما شاد۔

حدیث نمبر ۲: کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السمآء فیکم وامامکم منکم

ترجمہ: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے۔ اور تمہارے "امام مہدی" تم سے ہوں گے۔ (رواہ بیہقی)

(بخاری اور مسلم سے ملتے جلتے الفاظ والی حدیثیں بھی موجود ہیں)

حدیث نمبر ۳: ینزل اخی ابن مریم من السمآء۔

(ترجمہ) میرے بھائی ابن مریم (علیہ السلام) آسمان سے نازل ہوں گے۔ (کنز العمال)

پہلی حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور دوسری دو حدیثوں میں آسمان سے اترنے کے الفاظ موجود ہیں۔

چوتھی حدیث: لیھبطن عیسٰی بن مریم حکماً عدلاً اماماً مقسطاً ولیسلکن فجاً حاجاً او معتمراً ولیاتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیہ۔

ترجمہ: "عیسیٰ ابن مریم ضرور اتریں گے حاکم، عادل، امام ہو کر اور ضرور حج یا عمرہ کیلئے راستہ چلیں گے۔ حتیٰ کہ میری قبر پر پہنچیں گے مجھے سلام کہیں اور میں جواب دوں گا" (حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ در منثور، مسلم اور مسند احمد میں بھی تقریباً یہی حدیث موجود ہے)

اس حدیث میں ھبوط کا لفظ موجود ہے جس کا معنی ہے، بلندی سے نیچے اترنا۔ یاد رہے کہ مرزا قادیانی کو قبر بھر حج یا عمرہ اور روضۃ اقدس کی حاضری اور سلام کا جواب نصیب نہ ہوا۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سیف چشتیائی میں اسی حدیث کو نقل کر کے پیش گوئی فرمائی کہ "ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً میں حاضر ہو کر سلام کرنا اور جواب سلام سے مشرف ہونا، یہ نعمت قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی"۔ آج بھی پوری امت مرزائیہ اس پیش گوئی کے سچا ہونے پر گواہ ہے شرم ان کو مگر نہیں آتی۔

حدیث نمبر ۵: میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ٹھہرایا نہیں ہوا۔ اور وہ تم میں نزول فرمائیں گے جب ان کو دیکھو (اس حلیہ سے) پہچان لو۔ قد درمیانہ رنگ سرخ و سفید، لباس زردی مائل، گویا ان کے سر سے باوجود تر نہ کرنے کے پانی ٹپکتا ہوگا۔ وہ دین اسلام کے لیے لوگوں سے جنگ و قتال کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ خدا تعالیٰ ان کے زمانے میں تمام مذاہب کو ختم کر دیں گے صرف اسلام باقی رہے گا۔ وہ دجال کو قتل کر دیں گے۔ اور زمین پر چالیس سال تک زندہ رہیں گے اور پھر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد، مسند احمد)

باقی ص۲۵ پر

INTERNATIONAL
WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered No. M-166

اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک نمائندوں سے گذارش

اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک ہفت روزہ "ختمِ نبوّت" کے تمام نمائندگان سے گزارش ہے کہ وہ مسلم اداروں اور تجارتی فرموں سے ہفت روزہ ختمِ نبوت میں اشتہارات دلوانے کیلئے رابطہ قائم کریں۔ اس بارے میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اشتہارات ہفت روزہ کے شایانِ شان ہونے چاہییں، الحمد للہ کہ رسالہ اس وقت پوری دنیا میں پہنچ رہا ہے اور پاکستان میں شائع ہونے والے تمام دینی جرائد میں سب سے زیادہ شائع ہو رہا ہے، مسلم کمپنیوں، اداروں اور تجارتی فرموں کو اپنی مشتہری کا نادر موقع ہے آپ کی طرف سے یہ اس عالمی ادارے کی بہت بڑی خدمت ہوگی ؟

(ایڈیٹر)

نرخنامہ اشتہارات

ٹائیٹل کا آخری صفحہ	۲۰۰۰
ٹائیٹل کا اندرونی صفحہ	۱۵۰۰
اندر کے صفحات فی صفحہ	۵۰۰

نصف اور چوتھائی اسی نسبت سے لگائیں، اشتہارات پر مناسب کمیشن دیا جائے گا ؟